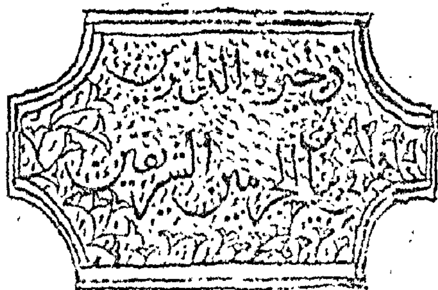
فہرست نسخۂ ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً



یا ارحم الراحمین ارحمنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ✽ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ھی
جو پروردگار سارے جہانکا ھی اور درود اور سلامتی نازل
ھو جیو اوپر رسول اسکے جسکا نام پاک محمد ھی اور انکے آل اطہار
اور اصحاب کبار پر ✽ سب پر آمین یا رب العالمین بعد حمد اور نعت
کے یہ تھوڑا بیان ھی بیت اللہ شریف کی بناؤنکا کہ ابتدا
پیدایش دنیا سے ابتک کتنی مرتبہ بنا کیا گیا ھی اور کس
کس نے بنایا اور عرض اور طول اسکا اور مسجد الحرام کا اور ا

کتنا تھا اور اب کتنا ہی سو کسی صاحب نے اس مضمونکو مولانا
مخدوم ہاشم سندی ٹھٹھی کی منا سک سے جسکا نام حیات
القلوب فی زیارۃ المحبوب ہی اخذ کر کے لکھا تھا لیکن
فارسی زبانمین تھا اس سبب سے اکثر شوقین کم استعداد
اسکے سمجھنے سے محروم تھے سو اس فقیر سراپا تقصیر
غلام حسین لکھنوی کے دلمین یہ خیال آیا کہ اگر اسکا ترجمہ
ہندی زبانمین ہو تو ہر عام و خاص اس سے بہرہ مند ہو بارے
الحمد للہ کہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون ہجری مین کہ یہ فقیر بمقتضاے
آب و خور سیتن کے وارد معمورۂ بندر مبئی کا تھا یہ مطلب خاطر
خواہ ظہور مین آیا اور اس فقیر نے ذکر بناے مسجد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم بھی اس جگہہ مناسب جان کے کتاب جذب
القلوب الی دیار المحبوب سے کہ تصنیف کی ہوئی مولینا عبد
الحق دہلوی کی ہی انتخاب کر کے اوسکا ترجمہ بھی لاحق

اِس مختصر کے کیا اور اِس رسالیکو دو باب پر مرتب کیا اور
ہر باب مین چھ فصلین مقرر کین * پہلا باب بیت اللہ شریف
کی بناؤن کے ماہین اور جو اوسسے تعلق رکھتا ہے اِسمین
چھ فصلین ہین اور دوسرا باب مسجد نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم کی بنا کے بیانمین او جو اوسسے متعلق ہی اُسمین
بھی چھ فصلین ہین اور اِسکا نام ذخیرۃ الدارین فی بیان
الحرمین الشریفین رکھا اب صاحبان ذی انصاف کی
خدمت مین عرض یہہ ہے کہ اگر سہو یا خطا اِسمین دیکھین
تو از راہ لطف وعطا کے اصلاح سے دریغ نہ فرماوین کہ

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

اور دعاء خیر سے اِس فقیر کو فراموش نفرماوین

واللہ الموفق والمعین

پہلی فصل مین بنائے کعبہ شریف کا بیان ہی

اب جاننا چاہیے کہ پہلے بار جب کسی نے بنا کیا کعبہ معظم کو وہ
ملائکہ تھے * قوله تعالی * اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ
وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبَارَکًا وَّهُدًی
لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ ترجمہ ۞ فرمایا الله صاحب نے تحقیق پہلا
گھر جو ٹھہرا لوگون کے واسطے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت
والا اور نیک راہ جہان کے لوگون کو یعنے اس لئے دنیا کے سوائے
اس گھر کے دوسرا گھر پہلے اسکے روئے زمین پر نہین بنا
اور جسکو فرشتون نے بنایا اسکا نام بیت المعمور ہے اوسکو
فرشتون نے آسمان پر الله تعالی کے حکم سے اٹھا لیا پھر
بعد اسکے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا اس کعبہ شریف کے
بنانے کا دوسرے بار بنا کیا اسکو آدم علیہ السلام نے الله
تعالی کے حکم سے اور پتھر لانے واسطے اسکے پانچ پہاڑ
کے ۞ لبنا ۞ وطور سینا ۞ وطور زیتا ۞ وجودیہ

وحجرا ؟ اور شروع کیا بنا بیت کعبہ شریف کو حجرا پہاڑ کے پتھروں سے اور تیسری بار بنا کیا کعبہ شریف کو شیث علیہ السلام بیٹے آدم علیہ السلام نے بعد وفات پدر کے چوتھی مرتبہ بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے اوپر قاعدے پہلے کے جیسا کہ ذکر ہے قرآن مجید میں ○ قال اللہ تعالیٰ ؛ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؛ ترجمہ ؛ فرمایا اللہ صاحب نے اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادیں اس گھر کی اور اسمٰعیل پھر قرار دیا طول و عرض بیت اللہ شریف کو درمیان رکن یعنی کونہ حجر اسود اور رکن عراقی کے بتیس گز اور درمیان رکن عراقی تا رکن شامی بائیس گز اور رکن شامی سے تا رکن یمانی اکتیس گز اور رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود بیس گز اور بلند کیا بیت اللہ شریف کو آسمان کی طرف

نوگز اور قرار دیئے اسمین دو دروازے ایک مشرق اور
دوسرا مغرب کو اور چھت نہین بنایے ابراہیم علیہ السلام
نے بیت اللہ شریف کی بلکہ پہلی چھت بیت اللہ شریف
کی قصی بن کلاب نے بنائی پانچوین بار بنایا اس گھر کو عمالقہ
یعنے اولاد عملیق بیٹے لاوذ بیٹے ارم بیٹے سام بیٹے
نوح علیہ السلام نے اور یہہ عمالقہ اول رہنے والے مکہ معظمہ کے
تھے چھٹے مرتبہ بنایا بیت اللہ شریف کو جرہم اولاد قحطان
بیٹے عابر بیٹے شالخ بیٹے ارفخشد بیٹے سام بیٹے نوح علیہ
السلام نے اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ پہلی بنا ئے
جرہم کی ہے اوپر بنائے عمالقہ کے ساتوین بار بنایا بیت
اللہ شریف کو قصی بن کلاب نے کہ پانچوین پشت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر چھت بنائی بیت اللہ شریف
کی ڈالیون کھجور اور لکڑیون درخت دوم سے اور علامہ

قطب الدین مکی نے اپنی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہے
کہ بنایا قصی نے بیت اللہ شریف کو قواعد ابراہیم علیہ
السلام پر اور جس کسی نے بنا کیا بعد حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہ السلام کے پس بنا کیا اسنے اوپر قاعدہ
ابراہیم علیہ السلام کے مگر قریش مکہ کہ انھونے کم کیا طول
بیت اللہ کو حطیم کیطرف سے اور باہر کیا حطیم کو بیت اللہ
سے اور حجاج نے بھی قریش کی بنا پر بنا کیا اور حطیم کو باہر رکھا
جیسا کہ باہر رکھا تھا قریش نے اسکو اور یہہ ذکر حجاج کی بنا کا
درمیان مین یون آیا ہے کہ چھپا نرہے یہہ کہ بنا کیا رہو ین بھی تیا
اور اس بنا مین بھی واقع ہوا ہے جیسا کہ قریش سے ہوا تھا
حطیم کے خارج کرنے مین اور یہہ بھی معلوم رہے کہ مراد قطب الدین
کی یہہ تھی کہ جس کسی نے بنا کیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے
پس بنا کیا اسنے موافق قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے

بیچ مقدمہ طول اور عرض کے فقط اور مخالفت ہوئی ان بعضون
بنا کرنے والون سے بیچ مقدمہ دوسرے کے یعنے چھت بنانے اور بلند کرنے
بیت اللہ شریف کے اور سوائے اسکے آٹھوین مرتبہ بنا کیا بیت اللہ
شریف کو قریش مکہ نے اسوقت کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پچیس سال کی عمر تھی اور موجود تھے اُس بنا مین اور کام مین
شریک تھے ان لوگون نے نفس نفیس اپنے سے پھر اختلاف کیا
قریش نے بنائے ابراہیم علیہ السلام سے چار چیزون مین ایک یہ کہ زیادہ
کیا بیت اللہ شریف کو طرف آسمان کے نو گز سوائے نو گز پہلے کے
پس قرار پایا سب بلندی بیت اللہ شریف کی اٹھارہ گز دوسرے یہ
کہ کم کیا لمبائی سے بیت اللہ شریف کو قریب ساڑھے گز کے اور باہر کیا
اُس جگہہ کو محل حطیم مین اسواسطے کہ جو کچھہ مسالہ پاک کمائی سے جمع
کیا تھا واسطے بنانے بیت اللہ شریف کے وہ مال وفا نکیا تمام بیت اللہ
شریف کو پس اس سبب سے باہر کیا اُس جگہہ کو محل حطیم مین تیسرے یہ

کر بند کیا دروازہ مغرب کا کہ مقابل دروازے مشرق کے تہا یعنے
دو دروازوں میں سے ایک بند کیا چوتہے یہ کہ بلند کیا دروازہ کعبہ
مشرفہ کا زمین سے اسواسطے کہ داخل نہو کوئی بیت اللہ شریف
مین مگر ہمارے اذن سے پھر بحث کرنے لگے قبیلہ یعنے گروہ قریش کے
بیچ مقدمہ جگہہ قرار دینے کو واسطے حجر اسود کے اور چاہا ہر ایک نے
اُنہیں سے کہ رکہے حجر اسود کو اپنے محلے کیطرف پھر بہت بحث کے بعد
راضی ہوئے اس بات پر آپس مین کہ جو شخص داخل ہو صبح کو پہلے
مسجد الحرام مین بس وہی شخص رکہے حجر اسود کو جس جگہہ چاہے پھر
انتظار پر بیٹہا اُس رات کو پس داخل ہوئے فجر کو پہلے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پھر رجوع لائے سب اُس مقدمہ کو حضرت صلعم
حضور مین پھر رکہا علیہ الصلوۃ والسلام نے اُس حجر کو رکن بیت اللہ
مین وہ جگہہ مشہور ہے ہمارے زمانے تک نوین بار بنا کیا کعبہ شریف کو
عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے سبب یہہ کہ کھینچا تہا بیت اللہ

شریف

شریف کو ضعف باعث آگ اور مجانیق کے ہاتھ سے حصین بن
نمیر کے کہ امیر ہو کر آیا تھا یزید کیطرف سے واسطے قتل کرنے عبداللہ ابن
زبیر کے * حصین کے حا کو بیش اورص کو زیر اور یا کو جزم * پھر
عبداللہ ابن زبیر التجا لائے بیچ چھپنے طرف مسجد الحرام کے پھر چلایا حصین نے
مجانیق سے پتھروں کو کہ شکست ہوئین اس سبب سے بعضی دیوارین
کعبہ شریف کی اور آگ لگانے سے جل گئین بعضی لکڑیان اسکے
اور کچھہ غلاف اُس بیت مشرفہ کا پھر اُسی عرصے مین حصین کو
خبر موت یزید کی پہنچی اور پھرا وہ مکہ مشرفہ سے ساتھ لشکر اپنے
کے پھر چاہا عبداللہ ابن زبیر نے کہ برابر کرین باقی دیوارونکو کعبہ معظمہ کی
پھر نئی بناوین انکو اوپر وجہ مضبوط کے اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام
بنا کیا بیت اللہ شریف کو اوپر قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے اِسواسطے
سنی تھی انھونے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
لا دی اُس جگہہ کو کہ باہر کیا تھا قریش نے محل حطیم مین مقدار ساتھ

گز کے دسوین بار بنا کیا کعبہ شریف کو حجاج بن یوسف نے حکم سیے
عبد الملک کے پھر بار کیا موضع حطیم کیطرف مقدار سات گز
کے کہ داخل کیا تھا اسکو عبد اللہ ابن زبیر نے اور بعد نقصان
کرنے دیوار بیت اللہ شریف کے باقی رہا تھا کعبہ مشرفہ طول
کیطرف سے درمیان حجر اسود اور رکن عراقی کے پچیس گز
اور درمیان رکن شامی اور رکن یمانی سے چوبیس گز
اور بند کیا دروازہ کعبہ شریف کا مغرب کیطرف سے اور
بلند رکھا دروازہ مشرق کا زمین سے چار گز اور ایک بالشت
یعنے ایک بالشت اور چھوڑ رکھا باقی بیت اللہ شریف کو اوپر
بنائے ابن زبیر کے پس وہی بنا اسوقت تک قایم ہے اور بنا
ابن زبیر اور حجاج کی باقی رہی ہے ہمارے زمانے تک * وَهَذَا
حَاصِلُ مَا ذُكِرَ فِي تَوَارِيخِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا
مِنَ الْكُتُبِ * اور یہہ حاصل اسکا ذکر کیا گیا بیچ تاریخ

بھی کیے اور دوسری کتابون مین بیان چھت کعبہ شریف کا علامہ قہستانی نے شرح مختصر وقایہ مین لکھا ہی کہ یہہ بیت شریف جو واقع ہی درمیان مسجد الحرام کے اِس بیت شریف مین دو سطح یعنے دو چھت مین ایک کے اوپر ایک اور طول اُن چھتونکا اٹھارہ گز ہی اور عرض اُنکا پندرہ گز ہی اب جو کوئی چاہیے کہ کما حقہ اِس رسالہ مختصر کو دریافت کریے تو وہ دیکھہ لیے سیرۃ الشامیہ وغیرہ مین واللہ اعلم بالصواب • فائدہ جاننا چاہیے کہ ذکر کیا ہی علامہ عبد اللہ بن سالم بصری نے بھی اپنی شرح بخاری مین کہ بنائے کعبہ معظمہ کی دس مرتبہ ہی انتہی گیارہویں مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو سلطان مراد خان نے جبکہ بین روا جاتا ہوئی سیل عظیم پانی کی سن ایک ہزار انتالیس ہجری مقدسہ مین مسجد الحرام مین اور شکست کیا اُسنے کعبہ معظمہ کی ایک طرف کو کہ تعمیر کیا تھا اُسکو حجاج نے اور کم زور ہوگئی تھی

باقی دیوارین پہر پہنچی خبر سلطان مراد خان کو پہر بہیجا اُسنے
معمارونکو اور مال بہت تو ہدم کیا انہون نے بعضے برابر کیا باقی
دیوارونکو تین طرف کی پہر سے تو بنایا ایک پیشرو کو اور تمام
ہوئی وہ عمارت سن ایک ہزار چالیس مین انتہی اور شیخ عبد الله
بصری اور مثل اُنکے علامہ ابن علان بکری نے بعضی کتابونمین اور
علامہ حسن شرنبلالی مصنف امداد الفتاح نے رسالۂ مفردہ
مین کہ نام رکہا تہا اُسکا اسعاد آل عثمان المکرم اور محمد بن احمد
بن مصطفی ازبجیلی نے ذکر کیا کہ داخل ہوئی وہ سیل مسجد الحرام مین
شروع شب پنجشنبہ اور بیسوین شہر شعبان سن ایک ہزار
تیس مین اور پہنچا وہ پانی برسات کی سیل کا بیت الله شریف
مین اونچا اوپر کے آستانے دروازہ کعبہ سے مقدار ایک گز یا قدر
کم یا کچہہ زیادہ اور گر پڑے وے ستون کہ باندہی جاتی تہین اُنمین
قندیلین گرد مطاف کے یعنے طواف کی جگہ سے اور ظاہر نہ ہا

وہ قبہ کہ اوپر مقام ابراہیم علیہ السلام کے ہے مگر مقدار ایک گز یا قدر
زیادہ اور منقطع ہوئی وہ سیل آخر شب جمعرات کو اُسی رات مین
شکست ہوئی کعبہ معظمہ سے تمام دیوار شامی کہ جانب حطیم کے تھی اور قریب
نصف دیوار شرقی کہ جسمین دروازہ ہے اور مقدار تیسرا حصہ دیوار
غربی سے کہ مقابل دروازے کے ہے اور سلامت رہی دیوار جنوبی کہ جانب
یمن کے ہے ظاہر مین ولیکن حقیقت مین وہ بھی خلل پذیر تھی یعنے خلل
پاتی تھی پھر خبر پہنچی سلطان مراد خان ابن سلطان احمد خان کو پس
بھیجا اُسنے معمارونکو اور مال بہت پھر شروع کیا انھون نے پہلے ہدم
کرنا یعنے گرانا ان دیوارونکا کہ جو دیوارین گر رہی تھین روز دوشنبہ اور
تاریخ دسوین مہینہ جمادی الثانی اور سن ایک ہزار چالیس ہجری مین اور
بعد فارغ ہونے ان دیوارون سے یعنے برابر کرنے کے بعد جو شکستہ تھین
پھر نئی بنا کو شروع کیا روز شنبہ اور تاریخ پچیسوین شہر ذکر کئے
گئے مین یعنے اُسی مہینے مین پھر فارغ ہوئے اُس بنا سے اور تیاری اور

رمت کرنے تمام عمارت سے کہ جو کچھہ ٹوٹی تھی مقام ابراہیم کیطرف سے
اور دروازون مسجد الحرام سے یعنے باب السلام اور باب ابراہیم اور
منارون سے مسجد کے اور مدرسہ سلیمانی اور سوائے اسکے جو کچھہ کہ
ٹوٹا تھا اُسمین بیسوین ذی قعدہ اور سن ایک ہزار چالیس ہجری مین
ہین ذکر کیا زنجیلی نے بیچ رسالے اپنے کے پس حاصل اس ذکر کا یہہ
ہے کہ بنا کیا گیا کعبہ معظمہ گیارہ بار اور معلوم ہوا ہے کہ جو کچھہ صاحبون
تاریخ والون پچھلون نے یعنے علامہ ارزقی اور فاسی اور قطب
الدین مکی نے لکھا ہے کہ باقی رہی بنائے حجاج کی ہمارے زمانے تک
پس اُس کہنے کا سبب یہہ تھا کہ بنائے دسوین تک یہہ لوگ جیتے تھے
اور بنا گیارہوین واقع ہوئی بعد وفات انھون کے چنانچہ بنائے گیارہ
ہوین تمام ہوئی سن ایک ہزار چالیس مین اور وفات علامہ قطب الدین
کی ہوئی سن نو سو نود ہجری مین اور وفات علامہ ارزقی کی ہوئی
پچھلے اُن سے فائدہ جانا چاہیئے کہ یہہ سب ذکر بنا کعبہ شریف کا جو ہوا

یعنے نئے سرے سے بنانیکا ہوا ہے اور مرمت اسکی چنانچہ چوطرف
ظلم زور ہوئی کعبہ شریف سے جیسا کہ چھت اور آستانہ او رباب
یعنے دروازہ اور میزاب رحمت یعنے پرنالہ اور تمام طرفین کعبہ بعض
مرتبہ مین ہاین کہ ذکر کیا ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعضی
مرمتون کا اور واقع ہوئیان ہین بعضی مرمت طرفون مسجد الحرام کی
بعد زمانے ابن حجر سے مرات متعددہ یعنے بہت مرتبہ اور اسیطرح
ذکر کیا ہے شیخ عبد اللہ بصری نے شرح بخاری وغیرہ مین فائدہ فتوی
دیا ہے عالمون رحمہم اللہ نے اس مقدمہ مین کہ جایز نہین ہدم کرنا یعنے
گرانا کوئی دیوارون کعبہ شریف سے واسطے نئی بنانیکے اس لیئے کہ عادت
نہ پکڑین بادشاہ اس فعل کو بطریق کھیل کے اور اسیواسطے منع کیا تھا
امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے ہارون رشید کو جسوقت کہ ارادہ کیا اسنے
نئی بنا کرنیکا کعبہ شریف کی اور یہہ منع اسوقت ہے کہ ضرورت نہین ہے
بنانیکی اور ہدم کریئے یعنے گرا کے پھر نیا بنانا واسطے زینت یا ایجاد کے

اور اگر کچھ ضرورت در پیش ہوئی جیسا کہ غلبہ سیل کا یا اگر منہدم ہو گئی کوئی چیز کعبہ مشرفہ سے یا ٹھہری کوئی صلاح نیک واسطے درست کرنے بعضی طرفون سے کعبہ شریف کی اسوقت جایز ہے اصلاح اور درستی اسکی ایسا ہی بیان کیا ہی ابن حجر نے مناہل العذبہ بابن بیچ مقدمہ اصلاح وبنے کعبہ مشرفہ کے انتہی یعنے اصلاح وہ کہ بعضا مقام طرفون بیت اللہ شریف سے نہایت کمزور ہوا کہ قریب منہدم کے ہی اسوقت نیچے اتار کر اسکو یعنے منہدم کرکے پھر نیا بنانا شاید درست ہو واللہ اعلم بالصواب

دوسری فصل بیچ

ان ستونوکا بیان ہے جو کعبہ شریف کی بیچ ہین اور کچھ کرامت اور نشانیان کعبہ معظمہ اور منی کی بیان ہین علامہ فاسی نے لکھا ہی جاننا چاہیے کہ اندر کعبہ مشرفہ کے چھ عدد ستون وقطار تھے اور اسیطرح تھے وے ستون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک پھر نقصان کیا عبداللہ بن زبیر نے جسوقت کہ بنا کی انہونے

اور کم کئے اسمین سے تین ستون اور اختصار کیا تین ستون پر ایک صف
اور اب بعد تشریف ہین چار ستون ہین اور خبر ہوا مین وقت تصنیف
کرنے تاریخ کے اس ستون جو ہی ہے انتہی واللہ عالم فائدہ جانا چاہیے
کہ حق سبحانہ و تعالے بزرگی بین بیت اللہ شریف کی فرماتا ہے
قولہ تعالے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ
مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ
اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ترجمہ تحقیق پہلا گھر جو ٹھہرا
لوگونکے واسطے یہی ہے جو مکے مین ہے برکت والا اور نیک راہ جہان کے
لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کھڑے ہونیکی جگہہ ابراہیم کی اور جو کوئی
اسکے اندر آیا اسکو امن ملا علماؤن نے لکھا ہی کہ مراد فیہ سے گاؤن ہے یعنے
مکہ معظمہ اور مراد آیات بینات سے کعبہ اور خصایص و کرامت یعنے خاصیت
اور بزرگی اسمین ہین کہ امتیاز پائی ہے بسبب اُن کرامتون کے تمام دنیا کے
گھرون پر اور اُن کرامتون سے بعضے دو نشانیان ہین کہ ذکر فرمایا اللہ صاحب نے

قرآن مجید مین ایک مقام ابراہیم ہی کہ اثر کئے ہین دو نو قدم ابراہیم علیہ السلام کے اسمین اور اثر قدمونکا اُس پتھر مین یہہ نشانی بلاشک ہی اور یہہ بھی خبرین آیا ہے کہ جسوقت ابراہیم علیہ السلام بنا کرتے تھے کعبہ معظمہ کی تو اُسوقت وہ حجر اُنکے حکم مین تھا اور اُنکے ارادے پر اونچا اور نیچا ہوتا تھا واللہ اعلم اور دوسری نشانی یہہ کہ جو شخص داخل ہوئے حرم کعبہ مین امن ہو اُسکو اور مراد امن سے ہی عذاب آخرت سے نجات پانا نزدیک جمہور علماء کے یعنے سب علماء کے نزدیک اور نزدیک ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہہ ہی کہ جو شخص کہ اُسپر قتل لازم ہو بسبب قصاص کے اور سوائے اسکے پس التجا لاوے وہ طرف کعبہ کی یعنے حرم کعبہ مشرفہ مین چھپے پھر تعرض نکرنا چاہیئے اُس سے جب تک کہ وہ حرم مین ہی اور یہہ بھی نشانی ہی کہ شوق ہی تمام خلائق کا طرف اُسکے کہ آتے ہین واسطے طواف کے آدمی طرفون اور شہرون

بعید سے اور یہہ بہی نشانی ہی کہ واقع ہوتا ہی وقت دیکھنے کعبہ
شریف کے ہیبت دل مین اور خضوع اور خشوع اور جاری ہونا
آنسوؤنکا اور ایک یہہ بہی نشانی ہی کہ منع کرتی ہی کرامت
اُسکی جانورون کبوتر وغیرہ کو اُڑنے سے اوپر چہت کعبہ کے اور
بیٹھنے سے اوپر اُسکے مگر کوئی جانور اُنمین بیمار ہوتا ہی تو وقت اسو
بیٹھتا ہی کعبہ شریف پر واسطے طلب شفا کے اور اگر ایسا نہوتا
توبہت ہوتا آلودہ ستر کعبہ مشرفہ کا یعنے غلاف اُسکا بیٹ جانورون
سے جیسا کہ ہوتی ہے آلودگی چہتون پر سب گہرون کی اور یہہ
بہی نشانی ہی کہ شفا پاتے ہین بیمار مساس کعبہ شریف سے جسوقت
رکہتے ہین موضع یعنے جگہہ درد اپنے کی اوپر حجر اسود کے اور یہہ بہی ہی
کہ جسوقت کہلتا ہی دروازہ کعبہ مشرفہ کا اور داخل ہوتی ہی اُسمین
خلایق بہت پہر باوجود تہوڑی وسعت جگہہ کے اور بہت کثرت
آدمیونکے لوگ اُسمین نماز پڑہتے ہین اور کسیکو کچہہ ضرور نہین

پھنچتا ہی اور یہہ بہی نشانی ہی کہ جلد ہوتا ہی عذاب ہلاکت کا
انکے حق مین کہ نہین معلوم کرتے ہین بزرگی کعبہ معظمہ کی اور ظاہر کرتے
ہین ظلم اور جور حرم محترم مین تو واقع ہوا ہی جلد عذاب ہلاکت کا
ایسے لوگونپر بہت مرتبہ جیسا کہ بیان کیا اصحاب السیرنے بیچ اپنے
اور یہہ بہی ہی کہ ہلاک ہونے اصحاب الفیل بسبب ارادہ ظلم کے
اور یہہ کہ محفوظ رکھا اللہ تعالے نے حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو لینے
دشمنون سے بعثت سے اترنے کے وقت سے میرے زمانے تک
اور یہہ قول راویکا ہی باوجود کثرت ہونے دشمنون سے کے
اور مشرکون اور تمام فاسقون کے چنانچہ قرامطہ اور سوائے اسکے
اور جب کہ لیا قرامطہ نے حجر اسود کو ارادۂ دشمنی سے پہر منہہ موڑا
اسکا حق سبحانہ تعالے نے فضل اور کرم اپنے سے جیسا کہ مفصل ہی
بیچ کتب سیر کے اور یہہ بہی ہی کہ الفت کرتے ہین ہرن اور
درندے زبان حرم مین اگر آتا ہی پھاڑنے والا پیچھے آہو کے زمین

حل ہین پھر جسوقت داخل ہوتا ہی وہ آہو زمین حرم ہان پھر رجوع
لاتا ہی وہ درندہ اُس آہو سے اور ایک یہہ ہی کہ اگر باران برسے
طرف رکن یمانی کے تو ارزانی ہو یمن ہان اور اگر برسے جانب
رکن شامی کے تو ہو ارزانی طرف شام کے اور اگر برسے پانی طرف
رکن عراقی کے تو ہو ارزانی طرف عراق کے اور اگر برسے
پانی حجر اسود کیطرف تو ہو ارزانی طرف ہند وغیرہ کے اور اگر
برسے پانی بیت اللہ کیطرف یعنے سب طرف بیت اللہ ہان تو ارزانی
عام ہو بیان منیٰ کا ایک یہہ ہی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی منیٰ ہان
کہ رمی کرتے ہین یعنے پہینکتے ہین سنگ ریزے شیطانو پر بہت
اور با وجود دیکہا ئی دیتے ہین وہ جمار یعنے سنگ ریزے تہوڑے
اور سوائے اِسکے آیات بینات سے وہ نشانیان ہین کہ برا بہ
ذکر اُنکا اس جگہہ سب بیان نہین ہو سکتا مگر تہوڑا بیان معتبر کتا
بون سے اِس مقام ہان لکہا جاتا ہی چنانچہ ذکر فضیلت منیٰ کا قاضی

عزیز الدین ابن جاعہ نے اپنی مناسک مین علامہ محب الدین طبری
رحمہ اللہ سے نقل کیا ہی کہ ایام منی مین تین نشانیان بڑی ہین
انٹھائے جاتے ہین اُس جگہہ سے جار ینے سنگ ریزہ جو شیطان کیطرف
پہینکتے ہین یعنے شیطانونکو جو کنکریان ایام منی مین ماری جاتی
ہین وہ کنکریان فرشتے اللہ تعالی کے حکم سے انٹھا لیجاتے ہین اور
مقدمہ مین روایت کی ہی آپی سعید خذری رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ
رمی جو لوگ ہر سال کرتے ہین جانتا ہون مین کہ باقی نہین
رہتے وہ سنگ ریزے اُس جگہہ مگر قدر قلیل * فرمایا سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھہ کہ قبول ہوتے ہین انمین سے انٹھا
لیجاتے ہین انکو فرشتے اور جو قبول نہین ہوتے پڑے رہتے
ہین اُسی جگہہ اور اگر ایسا نہوتا تو تحقیق ہو جاتے وہ سنگ
مثل پہاڑ کے اور روایت کی ہی دارقطنی اور بیہقی اور حاکم نے

ان سنگ ریزونکی مرفوعاً یعنے اٹھ جانیکی ور روایت ہی
سعید ابن منصور کی موقوفاً یعنے نہین اٹھتے ہین اور روا نسبت
ہی بیہقی اور مانند اُسکے موقوفاً کی ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے اور رکھا طبری نے کہ شاہدی دیتی ہی صحت اسکی کو
غور کرنیسے معلوم ہوگا جیسا کہ عمرے کی راہ مین تنعیم مین
ایک جگہہ ہی کہ لوگ کہتے ہین اُس جگہہ قبر ہی ابی لھب کی
اور نہین ہی فی الحقیقت قبر اُسکی اُس جگہہ پتھر پھینکتے ہین
اُس موضع پر بعضے آدمی ایمان سے کہ گذرتے ہین اُس راہ سے
عمرہ لانیکے وقت بلعدد پتھر اور نہین پہنچے ہین وہ پتھر
مارنے والے مقدار سوان حصہ حاجیون سے کہ آتے ہین اطراف
عالم سے واسطے حج کے ہر سال یعنے سو آدمی سے ایک آدمی
اُس جگہہ مارتا ہوگا پتھر اور منی مین سب آدمی پھینکتے ہین
عورت اور مرد اور لڑکے باوجود اِس کم کسرتی آدمیون کے

اُس جگہ جو بیچ کی راہ ہاں ایک ڈھیر عظیم تپ پتھرونکا اور ساتھ اُس کثرت آدمیون کے کہ اگر جمع کئے جاوین وہ سنگ ریزے تینو جگہ منی کے کہ پھینکتے ہاین لوگ شیطانو نکیطرف ہر سال مقدار چھ لاکھ آدمی کے اور اگر کم ہون اِنسے آدمی سے تو پورے کرتا ہے اللہ تعالی انکو فرشتون سے اور ہر شخص رمی کرتا ہے یعنے پھینکتا ہے اُن شیطانون کیطرف ستر سنگریزے یا اُنچاس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے میرے زمانے تک جسپر بھی معلوم نہین ہوتی ہے بلندی بہت زیادہ پر اور یہہ نشانی ظاہر اور دلیل روشن ہے اور دوسری نشانی وہ کہ گوشت قربانی کا ایام منیٰ مین خشک کرتے ہاین آدمی دیوارون اور چھتون اور پتھرون اور پہاڑون پر پھر محفوظ رکھتا ہے اللہ تعالی اُس گوشت کو کہ لیجاوے کوئی

جانور

جانور کچھہ اُسمین سے اور یہہ معلوم ہی کہ چیل وغیرہ اگر دیکھاین
کچہہ سرخ چیز آدمی کے ہاتھہ مین یا سر پر اگرچہ وہ غیر گوشت کے
ہو تو بھی گرتے ہاین اُسپر اور لیجاتے ہاین اسکو اور اُس ایام
مین چیل وغیرہ بہت اڑتے ہاین اُس گوشت پر اور قدرت
نہین رکہتے کہ لیجاوین کچھہ اس گوشت مین سے تیسری نشانی
وہ کہ نہین گرتی ہاین مکھیان اُس ایام مین کھانے پر اگرچہ کھایا
جاتا ہی شہد اور سوائے اسکے اور مٹھائی اور جمع ہوتی ہاین
بہت مگر نہین گرتی ہاین اُسمین باوجود کثرت عفونات کیہ
یعنے بدبو کی چیزون کے کہ بسبب کثرت قربانی کے خون اور گوبر
وغیرہ کہ راہون مین پڑا رہتا ہی اور یہہ چیزین سبب زیادہ ہونا
مکھیونکا ہی مگر اُسپر بھی نہین پڑتی ہاین اور جب ایام منیٰ
یعنے حج کے دن گذر جاتے ہاین پھر گرتی ہاین مکھیان کھانے کی
چیزون پر ایسی کہ خوش نہین آتا کھانا کھانے والون کو بسبب

اگے اور صورت نیان کھلی اور ظاہر ہین اُن لوگون کے واسطے
جو نظر کرین انصاف سے * ذکرہ ابن
جماعۃ فی منسکہ ناقلا عن الطبری
* ترجمہ جیسا کہ ذکر کیا ابن جماعہ نے اپنی مناسک مین نقل
کیا طبری سے فائدہ جاننا چاہیئے کہ جو ذکر کیا مین نے مقدمہ
تعداد دفعات بنائے کعبہ معظمہ مین اسے معلوم
ہوا طول اور عرض موضع حطیم کا پس جو کچھہ علامہ ازرقی
و ابن جماعہ نے لکھا ہے کہ تمام طول حطیم کا ما بین فرجے
حد دیوار جانب مغرب سے تا جانب دیوار مشرق
سید ما بیس گز ہے اور عرض حطیم کا ما بین میزاب رحمت
کعبہ تا منتہائے دیوار شامی حطیم مقدار دس گز و ثلث
گز ہے اور عرض دیوار شامی حطیم کا ایک گز و نیم گز ہے
اور بجھر کیطرف سے دیوار حطیم کی اٹھائیس گز ہے

پھر اس حطیم مین سے مقدار سات گز کے زمین کعبہ کی ہے اور باقی زیادہ ہے اور یون بھی لکھا ہے بعضون نے کہ چھہ گز اور ایک بالشت زمین کعبہ مشرفہ کی ہے اور یہہ ذکر پہلے ہو چکا ہے

تیسری فصل بیان

بیان طول اور عرض مسجد الحرام کا اور مبنیٔ بنیادون اسکی کا اور گنتی دروازون اور طاقون اور ستونون اور قبون اور کنگورون اور منارون کی کہ اس زمانے تک ہین جاننا چاہیے کہ جسوقت بنایا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے پس اسوقت نتھا گرد اسکے کوئی گھر اور نہ کوئی دیوار اور اسیطرح نتھا یہہ زمانے تک عمالقہ اور جرہم اور خزاعہ کے اور جرأت نکی کسی نے کہ بناوے ایک گھر گرد کعبہ مشرفہ کے بسبب تعظیم کے تو اسوقت تک کہ پہنچی ولایت کعبے کی قصی بن کلاب کے ہاتھہ مین اور یہہ پانچوین پشت حضرت سرور عالم صلعم کے

نے پس جمع کیا انھونے اپنی قوم کو اور اذن دیا انکو گھر بنانیکو
گرد کعبہ شریف کے پھر بنائے انھون نے گھر اپنے اپنی جگہہ اور رکھے
دروازے گھرونکا کعبہ شریف کیطرف اسواسطے کہ داخل ہون
اُسطرف سے طواف کو اور چھوڑدی واسطے طواف کرنیوالونکی
جگہہ مطاف کی یعنے جگہہ طواف کی اسقدر چھوڑدی کہ فرش کیا ہے
اسوقت تک آبان پتھرونکو تراش کے گرد حاشیہ مطاف
تک کہ وہ جگہہ معروف ہے اِس زمانے تک اور اسیطرح رہا وہ
قدیم زمانے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور زمانہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پھر پہنچی جسوقت خلافت حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو اور بہت ہوئی کثرت آدمیون کی اسوقت بڑھایا
مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری میں اور وہ حویلیان کہ گرد مسجد
الحرام کے تھین توڑا انکو اور داخل کیا مسجد میں اور بنائی گرد
دیوار واسطے مسجد کے کمتر قامت سے یعنے قد آدم سے بلکہ کم
رکھی

رکھے چراغ اس دیوار پر اور اول دیوار مسجد کی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے بنائی اور بعد اسکے خلافت پہنچی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر خرید کیئے انھونے بہت گھر اور داخل
کئے مسجد الحرام میں بیچ سال چھبیس ۲۶ ہجری کے اور بنائے
مسجد مین در اور پہلے سب رواق یعنے محراب بنائے مسجد
مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعد اسکے زیادہ کیا
عبد اللہ ابن زبیر نے مسجد الحرام مین زیادتی بہت اور خرید کیئے
گھر بہت یہان تک کہ خریدا ایک گھر ازرق کا زیادہ دس
ہزار دینار سے اور داخل کیا ان گھرونکو مسجد مین بعد اسکے
بلند کیا عبد الملک بن مروان نے دیوارین مسجد کی اور چھت کیا
اسکو یعنے حرم کی چھت بنائی درخت ساج کی لکڑی سے لیکن
بڑھایا نہین اسکو بنائے ابن زبیر سے بعد اسکے بڑھایا حرم
کو اسکے بیٹے نے کہ نام اسکا ولید بن عبد الملک تھا اور لایا واسطے

تیاري حرم شریف کے بہت ستون رخام کے پھر بعد اسکے زیادہ
کیا اسمین ابو جعفر منصور نے اپنی خلافت مین دو مرتبہ ایک
بار سن ایک سو ساٹھ ہجري مین اور دوسري بار شروع کیا
اس عمارت کو سن ایک سو سرسٹھ مین اور تمام کیا اسکو
ایک سو انہتر ہجري مین اور وفات پائی اسنے اسی سال
مین اتفاقاً اور دو نو دفعہ بڑھانے مین مسجد اور عمارت کے
مال بہت تصرف کیا کہتے ہین کہ خرچ کیا ہر ایک گز زمین
کے واسطے جو داخل کی ہے مسجد مین مقدار پچیس دینار کے اور لایا
واسطے اس عمارت کے بہت ستون سنگ رخام کے بلاد
شام سے اور دوسري طرف سے کشتیون مین اور اتارا
ان ستونو کو بندر جدہ مین پھر لائے وہان سے گاڑیون پر
مکہ معظمہ مین پھر بعد اسکے زیادہ کیا اسمین معتضد عباسي نے
شمالی طرف مسجد الحرام سے تھوڑي زیادتی بعد سال

ایک

ایک سو اسی ہجری سے اور داخل کیا مقام دار الندوہ کو
اور نام رکھا اُس زیادتی کا باب الزیادہ یعنے وہان ایک
دروازہ حرم کا قایم کیا اور اُس دروازیکا نام باب الزیادہ
رکھا اور ندوہ ایک گھر تھا شمال کیطرف کعبہ مشرفہ سے
کہ بنایا تھا اُسکو قصی بن کلاب نے اِسواسطے کہ جمع ہوتے تھے
اُسمین قریش مکہ واسطے مشورت ایک کام کے جیسے نکاح یا
اُنمین لڑائی یا اور ایسے کام کو اُس گھرمین جمع ہوتے تھے
اور ندوہ لغت مین اجتماع کو یعنے جمع ہونے کو کھتے ہین اور
کھتے ہین کہ دار الندوہ نہ تھا پہلے قصی بن کلاب سے بعد
اُسکے زیادہ کیا مسجد الحرام مین اُپشت کعبہ شریف کیطرف سے
یہ وہ زیادتی معروف ہے ساتھہ زیادتی باب ابراہیم کے یعنے
زیادہ کیا مسجد الحرام کو باب ابراہیم کیطرف سے اور ہوئی بنا
اُس زیادتی کی زمانے خلافت مقتدر عباسی مین سنۃ

سو چھہ مین پھر ربی بنا ئے اسکی اسیطرح سات سو استی
سال ہجری تک اور سوائے اسکے مرمت کی بعضے بادشاہون
یا چھت یا دروازے یا غیر اسکے پھر سن نو سو استی مین منہدم
ہُیا یعنے برابر کیا مسجد موصوف کو سلطان سلیمان خان کہ بادشاہ
روم کا تھا اور نئی بنائی بنا اسکی اور بدلا ان بہت ستونو کو
سنگ رخام سے اور بنائی عمارت اسکی مضبوط اور بہت کثیر
او رخرچ کیا اسپر مال بہت تا وہ کہ تمام ہوئی وہ عمارت زمانے
مین اسکے بیٹے کے کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا بیچ سال
آخر نو سو تراسی کے واللہ اعلم بالصواب ❁ ذکر مسجد الحرام کے
مانپ کا اور دروازونکا اور طاقون کا علامہ قہستانی نے شرح
مختصر وقایہ مین کہا ہے کہ تمام مانپ مسجد الحرام ایک لاکھ
بیس ہزار گز ہی اور دروازے اسکے بیندرا ہاین اور طاق
اسکے دروازونکے یعنے محراب سینتالیس ہاین اور ستون

ایک چار سو چوہتر ہاین اور تمام ستون مرمر اور رخام سے
ہاین انتہی اور چھپا نرہے یہہ کہ جو کچھہ علامہ قہستانی نے نقل کیا ہے
وہ انکے زمانے مین تھا پھر بعد اسکے ہوئی ہے زیادتی اور تبدیلی
دروازون اور طاقون اور ستونون کی بہت چنانچہ تحقیق
کیا ہے پچھلے علماؤن سے علامہ قطب الدین نے تاریخ مکہ مین کیا
نقل کیا جاتا ہے کلام اسکا مختصر یعنے تھوڑا جاننا چاہئے کہ علامہ
قطب الدین نے کہا ہے گنتی دروازون مسجد الحرام کی اور طاقون
کی سو معلوم ہوا کہ سب دروازے مسجد الحرام کے اس زمانے تک
انیس عدد ہاین کہ کھلتے ہاین اور ان دروازون مین انتالیس
محراب ہاین جانب مشرق کعبہ شریف سے کہ دروازہ بیت اللہ
شریف اور مقام ابراہیم اُس طرف ہی چار دروازے ہاین ایک
باب بنی شیبہ کہ معروف ہے اسوقت تک ساتھہ باب السلام
کے یعنے اس زمانے مین اُسکو باب السلام کہتے ہاین اسمین تین

عہ دو طاق ہین دوسرا دروازہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اُسمین دو طاق ہین داخل ہوتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اسطرف سے مسجد الحرام مین جسوقت کہ آتے تھے اپنی
دولت سرائے سے کہ وہ گھر بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
کا تھا پھر باہر تشریف فرما ہوتے تھے مسجد الحرام سے دولت
خانے کیطرف اُسی دروازے سے انتہی تیسرا دروازہ باب
الجنایز ہے کہ نام اُسکا اِس وقت مین باب عباس ہے اِس
سبب سے کہ وہ دروازہ مقابل ہے گھر حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کے اور اُسمین تین طاق ہین اور کبھی باب النبی کو باب
الجنایز بھی کہتے ہین چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم ہے کہ معروف
ہے وہ دروازہ باب علی سے یعنے اسوقت مین اُسکو باب
علی کہتے ہین اُسمین بھی تین طاق ہین اور مسجد الحرام مین
جنوب کیطرف کعبہ معظمہ سے کہ طرف یمن کے ہے اُسمین بھی

سات دروازے ہین ایک دروازہ کہ اُسکو باب بازان
کہتے ہین اور اُسمین دو طاق ہین دوسرا وہ کہ باب البغلہ
ہے اُسمین دو طاق ہین تیسرا باب بنی مخزوم کہ معروف ہے
اب وہ دروازہ باب الصفا ہے اس سبب سے کہ وہ نزدیک
صفا پہاڑ ہے ہے اور اُسمین پانچ طاق ہین چوتھا دراوزہ
وہ کہ معروف ہے باب جیاد صغیرہ اور اُسمین دو طاق ہین
پانچوان دروازہ باب المجاہدی ہے کہ اُسکو باب الرحمہ کہتے ہین
اُسمین بھی دو طاق ہین چھٹا باب عجلان ہے کہ بسبب نزدیک
ہونے مدرسہ شریف عجلان کے اسکو باب عجلان کہتے ہین اور
اُسمین دو طاق ہین اور ساتوان ایک دروازہ ہے کہ واقع ہے
محاذات یعنی مقابل رکن یمانی کعبہ معظمہ ہے اور وہ معروف ہے
باب اُم ہانی ہے اس سبب کہ تھا وہ دروازہ نزدیک محل سرائے یعنی
گھر بی بی اُم ہانی کے اور وہ بیٹی ابی طالب کی تھین اور

مشہور ہوا اور اُسمین ایک طاق ہی اور مسجد الحرام مین جانب
شمال کعبہ معظمہ سے پانچ باب ہین ایک وہ کہ معروف ہے
باب السدّرہ اور اُسکو باب العتیق بھی کہتے ہین اور نام
اُسکا پہلے زمانے مین باب العمرہ تہا اور اُسمین ایک طاق ہی
اور دوسرا باب العجلہ کہ نام لیتے ہین اسکا اُس زمانے مین باب
الباسطیہ اس سبب سے کہ وہ دروازہ نزدیک ہی مدرسہ عبد
الباسط سے اور اُسمین بھی ایک طاق ہے تیسرا ایک دروازہ
ہے طرف باب زیادہ ذکر کئے گئے کے اور وہ شام کیطرف کعبہ
مشرفہ سے ہی اور وہ اب معروف ہی باب قطبیہ وہ بھی ایک
طاق کا ہی چوتھا باب وہ کہ طرف دار الندوہ کے ہی وہ دروازہ
بھی تین طاق کا ہی پانچوان باب کہ معروف ہی باب الدّریبہ
قریب منارہ باب السّلام کے ہی اسمین ایک طاق ہی

بیان ستونات مسجد الحرام کا وہ ستون کہ ابتک زمانے تک موجود

ہین ہے ایک ستون سنگ صوانکا اور چودہ ستون رخام ہین اور جو زیادتی کہ باب ابراہیم کیطرف واقع ہی اسمین سولہ ستون ہین سب رخام کے اور تیسری قسم ستون حجر شمیسی ہے ہاین اور نسبت کئے گئے ہاین وہ پتہر شمیسی شمیسی کے سایں کو بیش اور میم کو زبر اور یا کو جزم پہر سین کو زیر اور با کو جزم تلفظ اور پہر عربی زبان مین کوئے کو کہتے ہاین کہ وہ بیچ مکہ معظمہ اور بندر جدہ کے درمیان ہی اور کہتے ہاین کہ حد حرم کی جدے کیطرف اسی کوئے ہی اور یہان نزدیک اس کوئے کے بہت پہاڑ زرد رنگ کے اور لائے ہاین ان پتہرون کو وہان سے مکہ معظمہ مین اور یہہ تمام ستون شمیسی دو سو چالیس ہاین انمین سے جہت شرقی یعنی مشرق کیطرف مسجد الحرام سے تیس ستون ہاین اور جانب شمالی کے چالیس ستون ہاین اور جہت غربی کے چھبیس ستون

ہاین اور جنوب کیطرف اسمین چھتر ستون ہاین اور چار تو
رکنون پر مسجد الحرام کے چار ستون ہاین ہر ایک کونے پر ایک
ستون ہے اور زیادتی مین باب الندوہ کے چھتیس ستون
ہاین اور زیادتی مین باب ابراہیم کیطرف اٹھارہ ستون
ہاین * بیان قبون کا اما قبے مسجد الحرام کے ایک سو باون
ہاین انمین سے جانب شرقی مسجد الحرام سے چوبیس قبے ہاین
اور جانب شمالی حرم سے چھتیس قبے ہاین اور جانب جنوبی حرم
چھتیس قبے ہاین اور وہ رکن مسجد الحرام کا کہ قریب منارہ حزورہ
کے ہے اسمین ایک قبہ ہے اور زیادتی مین باب الندوہ کے سولہ
قبہ ہاین اور زیادتی باب ابراہیم کیطرف پندرہ قبے ہاین
بیان کنگورون کا اما کنگورے مسجد الحرام کے سب ہزار تین سو
باون ہاین انمین سے ایک سو تین کنگورے سنگ رخام
ہاین اور باقی سب حجر شمیسی سے ہاین اور جانب مشرق حرم

ایک سو پاین تیس کنگورے ہاین اُسمین ایک کنگورہ رُخام کا
اور وہ بڑا ہے اور باقی سنگ شمیسی سے ہاین اور جانب شمالی
حرم سے تین سو ایکتالیس کنگورے ہین ستائیس رخام سے ہاین اور انمین
تین کنگورے بڑے ہاین اور باقی حجر شمیسی سے ہاین اور جانب
غربی حرم سے دو سو چار کنگورے ہاین اور انمین چہتر کنگورے
سنگ رخام سے ہاین انمین ایک کنگورہ بڑا ہے اور باقی حجر شمیسی سے
ہاین اور جانب جنوبی حرم سے تین سو تین تیس کنگورے ہین
انمین سے ستر کنگورے رُخام سے ہاین اور انمین بھی تین کنگورے
بڑے ہاین اور باقی سنگ شمیسی سے ہاین اور زیادتی مین باب
الندوہ کے ایک سو اکانوے کنگورے تمام حجر شمیسی سے اور
زیادتی مین باب ابراہیم کیطرف ایک سو چھیالیس کنگورے
ہاین سنگ شمیسی سے ہاین فقط نہ سوائے اسکے بیان جنارونکا
اما منارے مسجد الحرام کے واسطے اذان کے اس زمانے تک سات

عدد ہین کہ انپر اذان کہتے ہین پانچ وقت ایک منارہ ایکان
سے باب عمرہ کے پاس ہی اور دوسرا منارہ قریب باب
السلام کے ہی اور تیسرا منارہ باب علی پاس ہے چوتھا منارہ
باب الحزورہ پاس ہے پانچوان منارہ باب الزیادہ پاس
چھٹا منارہ قریب مدرسہ سلطان قایتبائی کہ واقع ہی در
میان صفا اور مروہ کے قریب مسعی کے یعنے جہان سے دوڑتے
ہین ساتوان منارہ سلیمانیہ ہی سلطان سلیمان خان کا
کہ واقع ہی درمیان باب الزیادہ اور باب السلام کے اور
یہہ بھی معلوم رہی کہ مسجد الحرام مین پہلے زمانے مین منارے
دوسرے بھی تھے کہ ذکر کیا ہی انکا علماء تواریخ نے اپنی کتابون
ولیکن نہ باقی ہے انمین کچھہ نشان اس زمانے مین یہہ حاصل کلام
قطب الدین اور دوسرونکا ہی فائدہ بیشتر حلاج وغیرہ سے
سے تعداد تمام گزونکی ہوئی تھی کہ وہ سب مسجد الحرام ایک

لا کہ پس ہزار گز ہے ولیکن تحقیق وہ ہے کہ علامہ فاسی نے
تاریخ صغیر اپنی میں کہ نام اسکا تحصیل المرام ہے نقل کیا ہے کہ ماپا ہے
میں نے مسجد الحرام کو لوہے کے گز سے اور تحریر اسکے سے گز کا حصہ
بھی ظاہر ہوتا ہے یعنے علامہ فاسی نے ہاتھ کا گز بھی لکھا ہے
پس ماپا میں نے لنبائی مسجد کی دیوار غربی سے تا دیوار شرقی
کہ مقابل اُس دیوار کے ہے مقدار تین سو چھ اور آٹھواں حصہ
گز ہے لوہے کے گز سے پس ہوتی ہے وہ لنبائی مسجد کی
ہاتھ کے گز سے چار سو ساٹھ گز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
گز لوہے کا ہاتھ کے گز سے شاید بڑا ہوئیگا فقط اور ماپا میں نے
بیچو بیچ دیوار غربی حرم سے حطیم میں ہو کر نزدیک دیوار شامی
کعبہ مشرفہ سے تا بیچو بیچ دیوار شرقی حرم تک یعنے ماپنے کے
وقت اوس ماپنے والے نے بیچ دیوار اور حطیم میں ہو کر ماپا
کنارے سے اور ایک بازو سے دیوار کے میں ماپا ہے ور ماپا

ہاں نے عرض مسجد الحرام کا دیوار شامی سے تا دیوار یمانی تک دو سو چھیئسٹھ گز لوہے کے گز سے اور ہوتی ہے وہ ہاتھ کے گز سے تین سو چار گز اور ماپنا میرا بیچوں بیچ دیوار شامی حرم کے ماہیں دیوار شرقی کعبہ اور مقام ابراہیم ماہیں ہو کر بلکہ گذرا ماہیں نزدیک مقام ابراہیم کے ہو کر تا بیچوں بیچ دیوار یمانی تک انتہی جسطرح ذکر کیا ہے فاسی نے پس اسطریق سے تمام گز مسجد کے حساب ضرب سے بموجب گز لوہے کے چھ سو بائیس گز ہوتے ہاں اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتے ہاں واللہ



اعلم

چوتھی فصل ماہیں

مقدار مطاف میں کہ اسقدر تھی مسجد زمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور مطاف طواف کی جگہہ کو کہتے ہاں جاننا چاہئے کہ مولانا علی قاری نے شرح منسک متوسط میں لکھا ہے کہ

مراد مطاف سے وہ مکان ہی کہ مقرر کیا گیا واسطے طواف کے
اور اسقدر تھی مسجد الحرام زمانے تک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم کے انتہی اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ معظمہ میں
لکھا ہی کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت اللہ شریف کے
فرش کیا ہی اُسمین اسوقت تک پتھرون کو تراشکے
سنگ صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دایرہ مطاف سن
نوسو ایک سٹھ ہجری مین حکم سے سلطان سلیمان خان
ابن سلطان سلیم خان کے کہ سلاطین روم سے تھا انتہی بھی
لکھا مولانا قطب الدین نے اور خبر مین آیا ہی کہ ہوئی ابتدائے
فرش مطاف کی پتھرون صوان سے ایام خلافت سلطان
سلیم خان ثانی یعنے دوسرا ابن سلیمان خان اول سے کہ سلاطین
روم سے تھا اور پہلے اسکے بنایا تھا موضع مطاف کو اور طرح سے
یعنے بنایا تھا اوپر حاشیہ مطاف کے پتھرون سے دایرے کی

شکل اور اونچا کیا تھا اُسکو زمین سے تا کہ ظاہر اور روشن ہو
حد مطاف کی اور یہہ بھی جاننا چاہیے کہ خبر نہیں ہے وقت تالیف
کرنے اس رسالے کے اوپر کسی کتاب کے کہ اندازہ کیا ہو اُس کتاب
میں عرض و طول موضع مطاف کو گزوں سے اسواسطے ماپا میں نے
اُسکے تئیں اپنی ذات سے گز شرعیہ سے کہ وہ چوبیس انگلی کا
ہے اور مطاف کی جگہہ واقع ہے دایرے کی طرح نہ اوپر صورت
تربیع کے اور دایرہ اُسکا سب طرف سے یکساں بھی نہیں ہے
اور تربیع بمعنے مربعہ یعنے چاروں طرف سے برابر پھرا اسواسطے
ماپا میں نے اُسکو چاروں طرف سے مقابلہ سے اور بیچ کعبہ مشرفہ
سے یعنے سامھنے سے سامھنے تک پس ماپا میں نے شمال کیطرف
کعبہ مشرفہ کے اور باہر دیوار حطیم سے پچیس گز اور ایک بالشت
دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرفہ سے چوبیس گز ہے
دو انگشت کم اور جنوب کیطرف کعبہ مشرفہ سے اکیس گز اور

اور اٹھ انگشت ہی اور مشرق کیطرف کعبہ معظمہ تا نہایت
باب السلام قدیم تک چوالیس گز ہی اور حساب کیا گیا
ہی کہ یہہ سب گز سب جوانب کے مقابلے سے اور بیچ سے
کعبہ شریف کے اور نہ کونون اور نہ اسمکان سے کہ واقع
ہی درمیان بیچ کے اور اگر حساب کیا جاوے مقابلہ
اور غیر وسط یعنی غیر بیچ سے تو ظاہر ہی کہ فرق اس مانپ
مین پڑ جاوے اس سبب سے کہ مطاف واقع ہی دائرے
کی طرح پر نہ صورت مربع کے ❊ فَلْيَتَدَبَّرْ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَإِلَيْهِ الْمَآلُ
پس غور کر تو کہ الله تعالی جاننے والا ہی حقیقت حال کا
اور اسیکی طرف سب کو پہنچنا ہی و الله اعلم بالصواب

پانچوین فصل مین

بیان ہی کعبہ شریف اور حرم محترم کی مانپ کا اور جو

اسکے علاوے ہین بہی ان سب کی ماپ اور لنبی بہی ایک
جاناچاہئے کہ جامع الرموز مین آیا ہی بیچ مقیدہ مساحت
مسجد الحرام کے وہ عبارت یہ ہی ــــــ وَالْمَسْجِدُ فِیْ
وَسَطِ مَکَّۃَ ذِرَاعُہُ مِائَۃٌ وَاَلْفٌ وَعِشْرُوْنَ
وَطَاقَاتُہٗ اَرْبَعُوْنَ طَاقَۃً وَاُسْتُوَانَا
تُہٗ اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ اَرْبَعُ مِأَۃٍ کُلُّہَا مِنْ مَرْمَرٍ
وَرُخَامٍ وَاَبْوَابُہٗ خَمْسَۃَ عَشَرَ ــــــ ترجمہ
یعنے مسجد الحرام بیچ مکے ہین ہی گیارہ سَو بیس گز ہی
اور طاق اُسکے چالیس ہین یعنے محراب دروازونکی چالیس
ہین اور ستون اُسکے چار سَو چوبیس ہین سب سنگ
مرمر کے اور رخام کے اور دروازے اُسکے پندرہ ہین انہی
جاناچاہئے کہ بلندی بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہر ہی
طرف آسمان کے اس ایام مین اٹھارہ گز ہی اور پا وگز

اور گز شرعیہ چوبیس انگشت کا اور انگلی کا پہلو اور وسط ہو نہ جڑ اور نہ نوک اور انگلی چھہ جو کی اعتبار ہی نہ کم نہ زیادہ اور جو کو انگلی پر پہلو سے رکھنا چاہئے اور طول بیت اللہ شریف کا رکن یعنی کونے حجر اسود سے تا رکن عراقی کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی پچیس گز ہی اور چھہ قلعہ یعنے چھہ بالشت اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار غربی کعبے کی ہی چوبیس گز ہی اور ایک بالشت اور عرض بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے تا رکن حجر اسود کہ دیوار جنوبی کعبہ شریف کی ہی اکیس گز اور ایک بالشت ہی اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی بائیس گز ہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ مشرفہ دو گز ہی اور واسطے بیت اللہ کے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک یعنے دو چھتین ملی ہوئین ہین اور طول چھتونکا ایکطرف سے اکیس گز

قدر زیادہ ہی اور دوسری طرف سے میس گز ہی قدر
زیادہ اور عرض دو نو جیت کعبہ معظمہ کا ایکطرف اٹھارہ
گز ہی اور دوسری طرف سے سترہ گز ہی اور دروا
کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین ہی اور طول دروازے
کعبہ مشرفہ کا چھہ گز اور دس انگشت ہی اور عرض دروازے
کعبہ کا چار گز ہی اور تختے دروازیکے ساج کے لکڑیکے ہین
اور تنگ یعنی پتر اسپر چاندی کے لگے ہین اور چاندی
کی میخون سے مظبوط کیا ہی اور بلندی آستانے کی
یعنے چوکھٹ کعبہ مشرفہ کی زمین سے چار گز اور ثمن یعنے
اٹھوان حصہ گز کا ہی اور ناودان کعبہ شریف کا کہ
اسکو میزاب رحمت کہتے ہین اور ہندی زبان مین پنالہ
کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ ما بین رکن عراقی اور رکن
شامی کے ہی اور حجر اسمعیل علیہ السلام نیچے اس میزاب

رحمت کی ہی اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو
رکن کعبہ شریف کا ہی اُس رکن مین ہی اور بلندی حجر اسود کی
زمین سے اڑھائی گز ہی اور چھٹھا حصہ گز سے تھوڑا زیادہ ہی
اور تعداد عرض اور طول حجر اسود کا کہ ظاہر ہی ایک وجب
یعنے ایک بالشت اور چار انگشت اور انگلیان آپس مین
ملی ہون اور طول اور حد مستجار کی چار گز اور پانچ انگشت
ہی اور مقام مستجار درمیان رکن یمانی اور دوسرے دروازے
کعبہ مشرفہ کے ہی وہ دروازہ کہ اِس زمانے مین بند ہی
اور اُسکو مستجار اسواسطے کہتے ہین کہ اُس جگہہ آدمی کھڑے
ہوتے ہین اور ہاتھہ اوپر دیوار کعبے کے رکھکر دعا کرتے ہین
اور مغفرت گناہون سے طلب کرتے ہین اسواسطے اُسکو مستجار
مِنَ الذُّنُوب کہا ہی اور عرض اُس دروازے بند کا ایک
گز ہی اور طول پانچ گز سے تھوڑا زیادہ ہی اور حطیم کا

ول نام حجر تھا اصطلاح کر حی کو زیر اور جیم کو زبر اور اب
اِس زمانے مین اُسکو حطیم کہتے ہین وہ حطیم ایک حاطہ ہی
مدوّر یعنے گول ادھا دایرہ اور یہہ حجر جانب شمالی کعبے شریف
سے نیچے ناودان کعبے کے ہی اور حجر اُس جگہہ کا نام اسواسطے
ہوا کہ وہ جگہہ جدا ہوئی ہی کعبہ مشرفہ سے اور حد اُس
حجر کے رکن عراقی سے تا رکن شامی تک ہی اور زمین حجر کے
پتھرون رخام سفید اور سیاہ اور سرخ اور سبز اور زرد
سے فرش کیا ہی اور اُس جگہہ سے کہ نیچے پنالے کعبہ شریف
کے ہی تا دیوار حجر تک کہ مقابل اُسکے ہی دس گز اور
تین پاؤ گز ہی اور سات گز یا چھہ گز اور ایک وجب
یعنے ایک بالشت اُسمین زمین کعبہ مشرفہ کی ہی اور باقی
زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بکریونکی جگہہ تھی
بعدہ اُسکو داخل حجر مین کیا ہی اور اُس حجر کے دو دروازے

ہین ایک نزدیک رکن شامی کے اور دوسرا نزدیک رکن
عراقی کے اور مابین دونو دروازے حجر کے فاصلہ بیس گز
ہی اور دائرہ حجر کا بیچ کیطرف سے اوپر کا اٹھائیس گز
ہی اور باہر کیطرف سے چالیس گز اور پاؤ گز ہی

بیان حفرہ کا ۞ کہ وہ ایک حوض ہی ملا ہوا دیوار شرقی
کعبہ مشرفہ سے اور نزدیک آستانہ کعبہ مشرفہ کے اور وہ ان
ایام مین مقام جبرئیل مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ
حفرہ وہ جگہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گارہ تیار کرتے
تھے واسطے تعمیر کعبہ شریف کے اور اسواسطے اہل مکہ اس
حفرے کو معجنہ کہتے ہین اور طول حفرے کا سات بالشت
اور سات انگشت ملے ہوئے ہی اور عرض اسکا پانچ
وجب یعنی پانچ بالشت اور تین انگشت طرف کعبہ کے ہی
اور عمق یعنی گہراؤ اسکا ایک بالشت اور چار انگشت ہی

اور شیخ محی الدین طبری وغیرہ نے لکھا ہے کہ یہہ حفرہ وہ
جگہہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ پانچ وقت کی نماز درمیان روز معراج
کے اس موضع مین گذاری ہے اور وقت پانچ وقت کی
نماز کے معین کئے ہین اس زمانے مین کہ خدا تعالے جل جلالہ
نماز اس امت مرحومہ پر فرض کی ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان حدود مطاف کا جاننا چاہیئے کہ حد مطاف
کی یعنے طواف کرنے کی جگہہ کی حطیم کیطرف دیوار حطیم سے
تا حد مطاف چھبیس گز اور ایک بالشت اور دو انگشت
ہے اور جانب غربی کے شادروان کعبہ شریفہ سے
تا سر حد مطاف چوبیس گز سے دو انگشت کم ہے اور
شادروان یعنے پشتہ کعبہ اور جنوب کیطرف شادروان
کعبہ سے تا سر حد مطاف اکتیس گز اور آٹھہ انگشت ہے

اور دروازے کعبہ مشرفہ کیطرف سے تا سر حد مطاف ترپن گز
ہیں اور تا حد باب السلام قدیم چوالیس گز ہیں اور تمام طول
مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھانوے گز
اور تین پاؤ گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہیں ؛ بیان
عرض زمین مطاف کا قدموں کی گنتی سے اما عرض زمین
مطاف کہ گرداگرد کعبہ مشرفہ کے پتھر سفید سے فرش کیا ہے
دروازے کعبہ سے مشرق کی طرف کہ مقام ابراہیم ہے
وہاں سے تا شادروان کعبہ معظمہ تک کہ مقابل اُس مقام
کے ہے چھپن ۵۶ قدم ہیں اور شمال کیطرف کنارہ حد
مطاف سے تا دیوار حطیم کہ مقابل اُسکے ہے اڑتیس قدم
اور چھ انگشت ہیں اور مغرب کیطرف کنارہ مطاف سے
تا شادروان دیوار کعبہ معظمہ تک اکاون قدم سے
دو انگشت کم ہیں اور یہ طرف اور طرفوں سے زیادہ ہے

اور جنوب کیطرف کنارہ مطاف سے تا شادروان دیوار کعبہ مطہرہ کی اُس جگہ تک کہ حجر اسود ہے سینتالیس قدم ہے بیان ستونات مطاف کا اما ستون دایرہ مطاف کے جو واسطے لٹکانے قندیلونکے کھڑے کئے ہین وہ سب ستون تین نیس عدد ہین اکتیس عدد ہفت جوش کے یعنے ہفت دھات کے ہین اور اُسکو بعضے لوگ بحرس بھی کہتے ہین اور دو ستون دو کونو پر سنگ مرمر سفید کے ہین اور درمیان ہر فرجہ دو ستون یعنے ہر دو ستونون کے درمیان مین سات قندیل شیشے کے لٹکے رہتے ہین اور ہر روز روشن ہوتے ہین اور یہہ قندیلین گرد مطاف کے دو سو چوبیس ہین اور تمام قندیلین حرم کی اکثر ہین سب شیشے کی ہے جانا چاہیئے کہ حرم محترم و بیت اللہ معظم تھوڑے سے بھرے ہین چارون طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود متقابل دونو مشرقو نکے

بیچ واقع ہوا ہی اور ستارہ قطب کا برابر رکن عراقی کے
معلوم ہوتا ہی باقی کونے اسیطرح قیاس کرنا چاہئیے

بیان مصلون کا جاننا چاہیئے کہ پہلا مصلا حنفیہ کہ وہ ایک ایوان
ہی یعنی ایک مکان ہی تین درکا وہ منزلہ بعمارت عظیم الشان
طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور
اس مصلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی اور دوسرا
مصلا شافعی ہی کہ قریب چاہ زمزم کے ہی اور یہہ مصلا
دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز ہی اور اسطرف کوئی ستون
مطاف کا نہیں اور یہہ مصلا بھی باہر ہی جد ستونوں سے
اور یہہ واقع ہوا ہی درمیان عمارت چاہ زمزم اور منبر
عالی سنگ مرمر کے اور اسپر ایک مکان ہی بکدرہ متصل
مقام ابراہیم علیہ السلام کے مشرق کیطرف اور تیسرا
مصلا حنبلی ہی اور اسپر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا

ایکدرہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونون مطاف سے جانب
شرق کے اور کنارۂ دیوار حصیلے سے تا پشتہ دیوار کعبہ کہ
نیچے حجر اسود کے ہی سینتالیس گز ہی چوتھا مصلا مالکی
ہی کہ اسپر ایک مکان ہی ایکدرہ جانب مغرب کے باہر ستونات
مطاف سے واقع ہی اور کنارہ حصیلے سے تا شادروان کعبہ
بینسٹھ گز ہی بیان مقام ابراہیم علیہ السلام یون نقل ہی
شیخ عزیز الدین سے کہ تاریخ سات سو ترپن ہجریہ مقدسہ مین
مجاور کعبہ معظمہ کا تھا مین اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو پیمایش
کیا مین سے پایا مین نے بلندی مقام مذکور کی روئے زمین سے
ثلث یعنے تہائی گز اور اٹھوان حصہ گز کا ہی اور اوپر سے
وہ سنگ مربع ہی یعنے چارون طرف سے تین پاؤ گز ہی
اور اسپر نشان قدمین مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
اور گرد جگہہ قدمون مبارک حضرت کے پتر چاندی کے لگا ئیے

ہین اور پستے یعنے بجائی قدموں کی پتّر چاندي سے ساڑے
سات قیراط ہی یعنے تیسرا حصہ گزسے آدہا قیراط کم ہی اور گز
چوبیس قیراط کا ہی اور چاروں طرف اُس موضع کے ایک
صندوق زمین میں مضبوط کیا ہی اور اوپر اُس صندوق کے
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا پھنایا ہی اور اوپر اُس صندوق کے
ایک گنبذ چھوٹا سا لکڑیکا چار ستونوں پر کھڑا ہی اور بھتیر
اُسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہی اور بھت
زیب اور زینت سے سوارا ہی اور اوپر اُس گنبذ کے شیشے کے
تختوں کو باہم ملا کر میخ زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار
شباکہ ہفت جوش کے یعنے چار ٹٹّی جالی دار ہفت دہات کی
اُن چار ستونوں سے کہ ذکر ہوئے ہین وصل ہین اور پیچھے اُس
گنبذ کے ایک مکان ہی کہ پتھر کے ستونوں پر تعمیر کیا ہی اور اُس
مکان کا نام ایوانہ خلف کھتے ہین اور طول اُسکا اور عرض اُس

اُس موضع مصلے کا کہ جگہہ نماز گذارنے کی نفل طواف کی ہے بیچ
اُس مکان کے پانچ گز اور سدس گز یعنے چھٹا حصہ گز ہے اور طول
و عرض شباکہ یعنے اُس جالی کا پانچ گز ہے اور شباکہ پنجرے کو
بھی کہتے ہین اور اُس صندوق سے کہ جسمین مقام شریف ابراہیم
علیہ السلام ہے تا آستانہ دروان کعبہ بیت اللہ اکیس گز سے اٹھوان
حصہ کم ہے اور حجر اسود سے تا مقام مذکور تک ستائیس گز ہے بیان
منبر کا جاننا چاہیئے کہ منبر خطبہ جمعہ کا مقابل رکن عراقی کے واقع
ہوا ہے بعمارت سنگ مرمر سفید عظیم الشان کے تیرہ زینے کا ہے
اور اوپر اُسکے ایک گنبد بلمع طلائی ہے بیان چاہ زمزم کا جاننا
چاہیئے کہ عمق یعنے گہرائی بیر زمزم کی ستر ہ گز ہے اور عرض منہ اُس
چاہ کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم
تک تین تیس گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم علیہ السلام کے اور
چاہ زمزم کے ایکیس گز ہے اور پیچھے اوس مکان کے کہ جسمین چاہ زمزم

ہی ایک گنبذ ہی کہ اُسکو قبۃ الفراشین کہتے ہین اِسواسطے
کہ فراش لوگ اُسمین شمع اور شمعدان اور بچھونے اور قرآن مجید اور
جو کچھ حاجت کی چیزین ہین مسجد الحرام کی سب اُس جگہہ رکھتے ہین
اور پیچھے اُس قبۃ الفراشین کے ایک گنبذ دوسرا ہی کہ اُسکو سقایتہ
الحاج کہتے ہین اور پیچھے اُس مکان کے کہ مصلّا ہے شافعی اُسمین ہی
ایک دروازہ کہ اُسکو باب السّلام کہتے ہین اور ایک زینہ چوبی مانند
منبر کے گیارہ پایکا واسطے داخلی بیت اللہ شریف کے قریب مکان
زمزم کے رہتا ہے کہ نواب مدراس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور
دور ستونات مسجد الحرام کا جانا چاہئے کہ کتنے ستون مسجد الحرام کے
گرد بگرد کتنے دور مین ہین سوائے ان ستونونکے کہ باب السّلام اور
باب زیادہ مین ہین وہ سب چھہ سو چوراسی ستون ہین چارون
طرف حرم کے اور ہر طرف تین قطار ستون ہین بعضے جگہہ کم اور
بعضی جگہہ زیادہ چنانچہ کنج صفا کیطرف تین قطار ستون ہین

کچہ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کیطرف تین قطار ہے
زیادہ ہین پچاسی ستون بیان مفصل منارونکا جانا چاہئے
کہ منارہ مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر حرم کے اور
تین منارے سوائے کونون کے ہین اور زبیر جندی نے کہا کہ مساحت
حرم کی یعنے مانپ مسجد الحرام کی ایک سو پچیس ہزار گز ہے لیکن طول
مسجد الحرام کا ہاتھ کے گز سے حلام فاسی کے زمانہ مین باب بنی شیبہ
سے کہ مشہور ہے ساتھ باب السلام کے اور وہ کونہ دیوار شرقی مسجد کا
ہے تا باب عمرہ کہ وہ کونہ غربی مسجد کا ہے چار سو سات گز ہے اور
دوسرے حساب سے یہہ مانپ گزون کی تین سو پچیس خطوہ ہوتی ہے
اور خطوہ بمعنے قدم رفتار اور عرض حرم شریف کا باب بنی مخزوم
کہ مشہور ہے ساتھ باب الصفا کے اور یہہ دیوار جنوبی مسجد کی ہے تا دیوار
اصلی مسجد کی کہ شمال کیطرف ہے قریب باب الندوہ تین سو چار گز ہے
اور یہہ مانپ دوسرے حساب سے دو سو تین خطوہ ہوتے ہین

چھٹی فصل میں

بیان ہے صفا اور مروہ اور کچھہ تھوڑا منی کا اور حدود حرم محترم کا اور حدین عرفات کا اور مسجد نمرہ کا بیان ہے ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ ترجمہ صفا اور مروہ جو ہیں نشان ہیں اللہ کے۔ فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہیں مکے کے شہر میں ﴿ کہتے ہیں کہ صفا اور مروہ باہر ہیں مسجد الحرام سے اور مشرق کو ہیں صفا جانب جنوب کے اور مروہ جانب شمال کے ہے اور جامع میں لکھا ہے کہ درمیان دونو پہاڑوں میں صفا اور مروہ کے اٹھہ سو اٹھتر گز کا فرق ہے اور شرح صراط المستقیم میں لکھا ہے کہ دو میل اخضر دیوار حرم میں رکھی ہیں آج کے دن تک اور وہ ایک علامت ہے انتہائے جگہہ سعی کی یعنی وہ دونو میل پتھر کی بشکل منارے کے ہیں اور سبز رنگ ہیں اور دیوار حرم میں وصل ہیں جو وقت

کرصفا اور مروہ کے بیچ مین سعے کرتے یعنے دوڑتے ہین تو دونو میلون کے درمیان مین جتنی جگہ ہے اُسقدر دوڑ کر جاتے ہین ساتوان پھیرون مین اور باقی کی جگہ مین آہستہ چلتے ہین اور شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ دو نشان ہین میل کی شکل کہے ہین دیوار مسجد الحرام مین اور الگ نہین ہین وہ دیوار حرم سے اور یہہ دونو علامت ہین واسطے سعی کے یعنے صفا سے مروہ کیطرف جاوے تو اُس میل سے اُس میل تک دوڑ کر جاوے اور مروہ سے صفا کو آوے تو اُس میل سے اُس میل تک دوڑ کر آوے مگر عورت اور بیمار کو آہستہ چلنے کا حکم ہے بیان مین آیا ہے کہ منی باہر ہے مکہ معظمہ سے مشرق کیطرف اور تھوڑی مائل ہے یعنے دبی ہے جنوب کیطرف پھر اگر کوئی اُس موضع مذکور مین نماز گذارنے تو چاہئے کہ متوجہ ہو طرف مغرب شمالی کے اور زاد الغریب مین آیا ہے کہ منی سے

تین میل ہی مزدلفہ اور عرفات چھہ میل ہی منی سے تقریباً اور
مناسک مین ملا رحمۃ اللہ سندھی علیہ الرحمہ کے آیا ہی کہ حدّین
عرفات کی بیچہ مین پہلی حد تمام ہوتی ہی اس شاہ راہ تک کہ
جاتی ہی مشرق کیطرف دوسری حد ان پہاڑون تک کہ پیچھے
زمین عرفات کے ہین تیسری حد باغون تک یعنی باغون تک
کہ متصل ہین قریہ عرفات سے اور یہہ قریہ واقع ہی بائین طرف
اس شخص کے جو کھڑا ہو عرفات کی زمین پر قبلہ کیطرف منہہ کرکے
اور قریہ یعنی گاؤن ہی چوتھی حد تمام ہوتی ہی وادی عرفات تک
یعنی عرفات کے میدان تک اور عرفات تمام داخل ہی زمین حل مین واسطے
کہ حد حرم کی تمام ہوئی مسجد نمرہ مین کہ وہ باہر زمین عرفات سے ہی ملی ہوئی زمین
عرفات سے اور بعضے علمانے لکھا ہی کہ تھوڑی سی مسجد مذکور عرفات
کی حد مین داخل ہی اور شرح ملا علی قاری مین اوپر مناسک کے
لکھا ہی کہ مسجد نمرہ آخر حد عرفات سے قریب اسکے بلکہ بعضون نے

لکھا ہے کہ بعضے اسی قول پر ہاین اور ترجمہ خلاصہ مشکوۃ مین کہ
نام اسکا صراط الحیوۃ ہے لکھا ہے کہ نمرہ کی نون کو پیش اور میم کو
زیر اور رےکو زبر قریب وادی عرفات اور نہایت زمین حرم کے
ہے یعنے زمین حرم کی وہان تک ہے اور زاد الغریب مین آیا ہے
کہ مراد حرم سے حرم مکہ ہے یعنے یہان حرم سے مراد شہر مکہ ہے کہ
شہر مکہ سے ہر چار طرف حدین حرم کے مقرر ہین چنانچہ جانب
مشرق کے چھ میل تک حد حرم کی ہے اور جانب مغرب اس
شہر سے بارہ میل ہے اور جانب شمال کے تیرہ میل ہے اور جانب
جنوب کے چوبیس میل ہے اور شرح صراط المستقیم مین لکھا ہے
کہ نمرہ ایک موضع ہے نزدیک عرفات سے اور آخر زمین حرم کے
ہے اور گویا کہ وہ ایک برزخ ہے درمیان حل اور حرم کے اور برزخ
اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز دو چیز و نمین ملی ہو جیسے کہ جو نگا مٹی
اور لکڑی مین ملتا ہے اور جانور و نمین بندر آدمی اور جانورو نمین

ملتا ہی اسیطرح وہ زبان نمرہ کی حِل اور حرم دونون بین بلتی
ہی جدا نھین معلوم ہوتی ہی حِل یعنے غیر زمین سوائے حرم کی
زمین سے اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ مسجد نمرہ مین وقوف
جایز نہین ہی یعنے نمرہ کی مسجد مین یوم الحج مین کھڑا رہنا درست
نھین ہی کہ وہ قریب عرنہ کے ہی اور درمیان شرح کنز کے
ایا ہی کہ بطن عرنہ یعنے عرنہ کی حد کے بیچ مین کھڑا ہونا درست نھین
اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو اس
جگہہ کھڑا دیکھا ہی جاننا چاہیے کہ عرنہ قریب عرفات کے ہی اور
وہ مقام عرنہ چار میل چار جگہہ بنے ہین بصورت ایک دیوار چوتور
کے اسمین سے دو میل کہ طرف کعبہ مشرفہ کے ہین وہ حد زمین
حرم کی ہی اور وہ دو میل دوسرے کہ طرف عرفات کے ہین
وہ حد زمین عرفات کی ہی اور ان دونو حدونکو بطن عرنہ کہتے ہین
اس درمیان مین روز حج کے کھڑا ہونا نچاہیئے واللہ اعلم بالصواب

دوسرا باب بیچ بنائت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس باب مین چھ فصل ہین

پہلی فصل مین بنائے مسجد شریف کا بیان ہے اب جاننا چاہئے کہ بعد بیان کرنے عرض اور طول اور بنا، کعبہ معظمہ اور حرم محترم کے تھوڑا سا بیان بنا مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ علماء سیر اور تاریخ کے قبول کرے اللہ تعالےٰ کوشش انکی یون بیان کرتے ہین کہ جب انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کیطرف تشریف فرما ہوئے اور ناقہ سواری مبارک کی داخل مدینہ منورہ کے ہوا ابو انصاری کہ عاشق اوس ذات پاک کے اور پروانہ جمال جہان ارائے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ کی خدمت مین عرض کی کہ ہمارے گھر کو اپنے قدمون سے روشن فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یہ ناقہ حق تعالیٰ کیطرف سے

ماموریی جہان آپ سے بیٹھہ جاویگا وہان مین رہونگا
پس وہ ناقہ جب قریب اوس جگہہ کے جہان اب مسجد ہے
پہنچا خود بخود مسجد کے دروازے کی جگہہ بیٹھہ گیا تب آنحضرت نے
اپنے زبان فیض ترجمان سے فرمایا ۞ هٰذَا الْمَنْزِلُ لَنَا اِنْشَاءَ
اللّٰهُ تَعَالٰى یعنے یہی مقام ہمارا ہے اگر چاہا اللہ تعالے نے
اور آپ ناقے سے اُترے اور یہ آیت پڑھے ۞ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ
مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۞ ترجمہ
اے رب اتار مجکو برکت کا اتارنا اور تو ہی بہتر اتارنیوالا اور
اُسوقت اوس جگہہ چند درخت کھجور کے تھے اور اونمین ایک
مربد تھا حق دو یتیم کا کہ بعضے انصار اون دونو یتیمونکو پرورش
کرتے تھے یعنے مربد اوس جگہکو کھتے ہین جہان کھجور سکھلائی
جاتی ہے بعد تشریف لانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعضے مسلمانونے اوس جگہہ پر نماز پڑہنا شروع کیا بعد

چند روز کے جناب رسالت مآب نے اون دو نو یتیمونکو بلوا
فرمایا کہ تم اپنی اِس جگہہ کو مسجد بنانے کے واسطے ہمارے ہاتھہ
بیچ ڈالو اُون دو نو نے عرض کی کہ بے قیمت ہم آپ کی نذر کرتے
ہین آپنے یہ بات قبول نہ کی اور بہ قیمت دیکر اونسے وہ جگہہ مول
لی بلکہ بعضے انصاریون نے چند درخت کھجور کے قیمت سے زیادہ
انکو دیئے بعد خرید کرنے کے آپ نے فرمایا کہ اِس زمین کو برابر
اور ہموار کر دو اور جو درخت بے موقع تھے اونکو کٹوا ڈالا بعد
برابر ہونے کے بنا مسجد مبارک کی شروع ہوئی اور بقیع مین
مسجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شمال کیطرف قریب بیر ایوب کے اینٹین
بنوائین اور آپ اپنی ذات پاک سے اور کتنے اصحاب پتھر اور اینٹ و غیرہ
سے لاتے تھے اور واسطے شوق زیادہ کرنے اور تسلی اصحاب کے
یہہ بیت خوش خبر کے مضمون کے پڑھتے تھے ٭ اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ
اِلَّاخَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُھَاجِرَۃِ ٭ ترجمہ

ترجمہ یا اللہ نہین بہتری مگر بہتری اخرت کی پس رحم کر تو انصار
ورمہاجرون پراور چہت مسجد کی کہجور کی شاخون سے بنائی
اورستون اوسکے کہجور کی لکڑ یکے اور حدیث مین آیا ہے
کہ جب جناب رسالت مآب نے مسجد کی بنا رکہی حضرت
جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالے کیطرف سے یہ حکم لائے کہ چہت
بناؤ مانند چہت حضرت موسی علیہ السلام کے کہ اوسکی بلندی
سات گز سے زیادہ نہو اور کوئی زینت اور نقاشی کی بات
اوسمین نہووے خالی تکلف سے ہووے اور چہت مسجد
نبوی کی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اسطرح
کی تہی کہ اگر پانی برستا تہا تو مٹی چہت کی لوگون پر گرتی تہی
اور طول مسجد نبوی کا پہلے مرتبے کی بنا مین قبلہ کیطرف سے
یعنے جنوب کی طرف سے شمال تک چون گز تہا اور عرض اسکا
مشرق سے مغرب تک ترسٹہ گز تہا اور پہر بعد فتح خیبر کے

مین سات ہجری مین نئے سر سے دوسری مرتبہ بنا کی گئی
اور اس مرتبہ مین دونو طرف عرض اور طول مین سو سو گز
برابر کیا گیا اور طبرانی نے نقل کیا ہی کہ ایک انصاری کا گھر تھا
مسجد کے ہمسایہ مین جناب رسالت مآب نے اوس انصاری سے
فرمایا کہ تو اپنے گھر کو دیتا ہی مسجد مین ملانیکو اس شرط پر کہ
تیرے واسطے بہشت مین گھر ہووے اوس شخص نے اس
سعادت کی توفیق نپائی اور اس سے محروم رہا کہا کہ یا رسول الله
صلی الله علیہ وسلم میرے پاس سوا اس گھر کے اور مال
نہین ہی اور اہل و عیال بھی رکھتا ہون اس سبب سے مین
دے نہین سکتا آنحضرت صلعم نے اوسکے عذر کو قبول کیا بعد
اسکے حضرت عثمان ابن عفان رضی الله تعالے عنہ نے اوس
زمین کو دس ہزار درم دیکر خرید کیا اور آنحضرت صلعم کی خدمت
مین حاضر ہو کر عرض کی کہ اوس زمین کو بعوض جنت کے گھر کے آپ

مجھے لیجئے انحضرت نے اُنسے اوسی شرط پر لیکر داخل مسجد
شریف کے کیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی
بنا مین اینٹ رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو
طلب کرکے فرمایا کہ تم بھی ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھو چنانچہ
انھون نے بھی رکھی اور حضرت عمر اور عثمان نے بھی بموجب فرمودہ
انحضرت صلعم کے ایک ایک اینٹ رکھی اور اسیطرح مسجد
قبا مین بھی ہوا ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے بنو نبہان
بیچ بنائے مسجد قبا کے کلام ہے کہ وے اوسوقت تک حبشہ سے
تشریف نلائے تھے واللہ اعلم اور امام احمد رح ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب اینٹین
لاتے تھے اور انحضرت صلعم بھی اونکے ساتھ اینٹین لاتے تھے
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے کہ ایک مرتبہ مینے دیکھا کہ
انحضرت صلعم پیٹ سے سینے تک اینٹین اوٹھائے ہوئے

جاتے ہاں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجہکو دیجئے میں لیجاؤں
آپ نے فرمایا کہ اینٹیں بہت ہیں تو بہی اوٹہا لا یہ مجہکو لیجانے
دے اور فرمایا اے ابو ہریرہ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ یعنے
دنیا کی عیش کچہہ حقیقت نہیں رکہتی عیش اور آرام وہی ہے
جو آخرت میں ہوگی اور یہ حال دوسری مرتبے کی بنا کا ہے
اسواسطے کہ ابو ہریرہ ایمان لائے ہیں ساتویں سال جس
سال خیبر فتح ہوا ہے اور مسجد کی پہلی بنا اُس سے پہلے ہے
اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ
اوٹہاتے تہے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹیں اوٹہاتے تہے
انحضرت صلعم نے اونکو دیکہکے فرمایا وَیْحَ عَمَّارٍ یَقْتُلُہُ
الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْہُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْ
عُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ ترجمہ افسوس ہے عمار پر قتل کرینگے
اُسکو ایک گروہ باغی بلاویگا اُنکو طرف جنت کے اور بلاوینگے

ویسے اُسکو طرف دوزخ کے اور سولہ یا سترہ مہینے تک
پہلی بنا پاین قبلہ بیت المقدس کی طرف رہا تھا اُوسوقت
مسجد کے تین دروازے تھے ایک دروازہ پاین کیطرف تھا
یعنے مسجد کے ساتھنے کہ اب اوسی طرف قبلہ ہے اور ایک دروازہ
مغرب کی طرف کہ اب اُوسکو باب الرحمن کہتے ہاین اور ایک دروازہ
اور تھا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف سے تشریف
فرما مسجد مین ہوتے تھے اور وہ باب عثمان تھا کہ اُنکو
باب جبرئیل کہتے تھے قریب تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مسجد سے نہ وہ دروازہ کہ اب سب لوگ اوسکو باب جبرئیل
کہتے ہاین اور جب قران شریف قبلہ کے پھیرنے مین نازل
ہوا حضرت جبرئیل امین صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالے کے حکم سے
اٰئے اور جتنی چیزین حجاب کی تھین جیسے پہاڑ اور درخت
ان سبکو کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے اوٹھالیا اور تبا مسجد نبوی کی

جس جگہ کہ اب ہی کعبہ معظمہ کو دیکھ کر رکھی گئی میزاب رحمت
کی طرف اور بعد پھرنے قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک
جگہ نماز پڑھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسطوانہ مخلق
تھی کہ اوسکو اسطوانہ عایشہ رضہ کہتے ہاں بعد اوسکے
جہاں اب محراب ہے وہاں مقرر ہوئی اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین محراب کا نشان جسطرح کہ اب
مسجدونمین ہوتا ہے نتھا ابتدا محراب بنانیکی عمر بن عبد
العزیز کے وقت سے شروع ہوئی جسوقت کہ وہ ولید
بن عبد الملک اموی یعنے بنی اُمیہ کیطرف سے امیر مدینہ کا تھا
اور مقام نماز پڑھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسوقت کہ قبلہ
بیت المقدس تھا وہ جگہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسطوانہ عایشہ
کیطرف پیٹھ کر کے شام کیطرف چلے اور جب باب عثمان رضہ سیدھے
ہاتھہ کیطرف آوے اوس جگہ اوسی باب کے مقابل یہاں کھڑا

ہوجاوے وہی جگہ یاوے جس جگہ آپ نماز پڑھتے تھے اور
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبل منبر کے رکھنے کے محراب کے قریب
جو جانب مغرب کے متصل ہی کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے
اور سب صحابہ کو سناتے تھے اور کدہیں کدہی زیادہ کھڑے ہونے سے
جو رنج ہوتا تھا تو ایک کھجور کی لکڑی پر کہ اوسی جگہ گڑی
تھی تکیہ دیکر کھڑے ہوتے تھے بعد کتنی مدت کے ایک شخص
مسافر مدینہ منورہ مین آیا تھا اور ایک صحیح روایت مین ایا ہے
کہ وہ شخص مدینہ کا رہنیوالا تھا اور کسی انصاری بی بی کا غلام
ازاد کیا ہوا تھا اوسنے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ایک منبر آپکے واسطے تیار کرون کہ اوسپر
کھڑا ہونا اور بیٹھنا آپ کا دونو اچھی طرح سے ہووین اوسکی
عرض قبول ہوئی اوسنے ایک منبر بنایا تین زینے کا اور درجہ
تیسرا دہی مقام جلوس انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا

یہی روایت صحیح ہے اور جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
اوس منبر کو اوس جگہہ مین جہان آپ نے رکھ کر پہلی جگہہ کو
چھوڑ کر اپنے قدم مبارک سے مزین فرمایا تب وہ لکڑی کہ جس
لکڑی کو آپ خطبہ پڑھنے کے وقت ٹیک دیتے تھے آپ کے
فراق مین شق ہو گئی اور ایک آواز مانند اونٹنی کی آواز سے
کرکے رونا شروع کیا اسطور سے کہ جتنے صحابہ وہان حاضر
تھے سب نے وہ آواز سنی اور یہ حال عجیب دیکھہ کر سب کے سب
رونے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس حال کو دیکھہ کے منبر سے
تشریف نیچے لائے اور دست مبارک اپنا اوس لکڑی پر
شفقت سے رکھا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی
اوسیطرح تجھکو رہنے دون اور اگر تو چاہے تو بہشت مین
تجھکو حق تعالے کے حکم سے ایک درخت کر دون کہ بہشت کی
نہرون سے تو پانی پیا کرے اور ہمیشہ بار آور رہے اور بہشتی

ہر اسمعیل کہا یا کرین بعد ایک لحظے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اصحاب کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسنے محبت سے رونیکو
اختیار کیا اور وہ لکڑی کسی صحابی پاس تھی بعد گذر نے
بہت مدت کے سڑ گل گئی اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ اوسکو اوسی جگہہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن
کردیا اور طول منبر شریف کا دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر
زینے کا عرض ایک بالشت تھا یہی صحیح روایت ہی اور وہ
منبر خلفاء راشدین کے زمانے تک اسیطرح رہا اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ پہلے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکی پوشش
کپڑے کی بنائی تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ اول حضرت معاویہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس منبر کی پوشش بنائی تھی اور چھہ
زینے بنا کے منبر نبوی کو اوسکے اوپر رکھا تو سب نو زینے ہوے
وہ بھی بعد ایک مدت کے شکست ہوگیا پھر بعضے خلفاء

عباسیئے اور منبر بنایا اور منبر نبوی کی لکڑی باقی ماندہ سے تبرک کے واسطے کنگھیان بنائین اور ۶۵۴ھ میں جو مسجد نبوی مین آگ لگی تھی اور منبر بھی جل گیا تھا تو صحیح یہی ہے کہ وہ منبر بنایا ہوا خلفائے عباسیون کا تھا واللہ اعلم بعد اوسکے ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین پہلے سے کچھہ کچھہ زیادتی کرکے منبر نبوی کو بناتے تھے آج کے دن تک یہان تک کہ ۹۹۸ھ نو سو اٹھانوے ہجری مین حکم سے سلطان مرادخان بن سلیم خان کے کہ بادشاہ روم کے تھا منبر مذکور سنگ رخام یعنے پتھر سفید سے بنایا گیا اور اوسپر ایک قبہ مثلث دہات کا ڈھلا ہوا بنا دیا بعضے فاضلون نے اوسکی تاریخ مین یہ مصرعہ عربی مین کہا ہے منبر عمر سلطان مراد یعنے منبر بنایا سلطان مرادخان نے

دوسری فصل بیچ مسجد شریف کے جو ستونونکا بیان ہے

وہ ستون جو زیادہ متبرک ہین بہ نسبت دوسرے

ستون ہے جاننا چاہیے کہ اسطوانات یعنے وہ ستون مسجد نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اونسے تبرک اور تیمن مستحب ہے اور
ماثور ہی یعنے اُنسے برکت لینا اور بہتری لینا درست ہے
اور ماثور یعنے حدیث سے ثابت ہی وہ آٹھہ ہاین پہلا وہ
ستون جو متصل محراب نبوی کے ہی امام کے کھڑے ہونیکے
مقام سے داہنی طرف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر
بنانیکے پہلے اوسی جگہہ پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تھے اور وہ
کہجور کی لکڑی کہ آپ کے فراق مین روئی تہی اوسی جگہہ
پر تہی دوسرا وہ ستون جسکو اسطوانہ عایشہ رضی کہتے ہاین
اور اُسکو اسطوانۃ القرعۃ اور اسطوانۃ المہاجرین بہی کہتے
ہین اور کلام مُطری سے ایسا بوجہا جاتا ہی کہ مخلق نام
اُسی ستونکا ہی وہ ستون منبر کی طرف سے بہی تیسرا ہی اور
حجرہ شریف کیطرف سے بہی تیسرا ہی یعنے منبر اور حجرہ کے بیچ مان

واقع ہی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بعد پھرنے قبلہ کے اوسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ جب محراب بنی پھر آپنے محراب مین نماز پڑھنا شروع کیا اور طبرانی نے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری مسجد مین ایک جگہ ہی اس ستون کے آگے کہ اگر آدمیونکو اوسکا مرتبہ معلوم ہووے تو بدون اسکے کہ قرعہ ڈالین کے اوسکو اوس جگہ نماز پڑھنا میسر نہو وے اور دعا اس ستون کے نزدیک مستجاب ہی یعنے دعا اوس جگہ جلد قبول ہوتی ہے یہ ستون اسطوانہ تو بہ ہی کہ حجرہ شریف کیطرف سے دوسرا ہی اور منبر شریف کیطرف سے چوتھا ہی برابر اسطوانہ عایشہ کے حجرہ کی طرف سے اور اس ستون سے قبر شریف تک بیس گز ہی اور اسکو اسطوانہ ابو لبابہ بھی کہتے ہین اور ابو لبابہ بڑے بزرگ صحابی انصاری کا نام ہی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سے

باندھا تھا تاکہ اونکا عذر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول
کریں چوتھا ستون اسطوانہ سریر ہی کہ ملا ہوا ہی اسطوانہ
توبہ کے مشرف کیطرف جھنجرے سے پانچوان ستون اسطوانہ محرس
ہی اور اسکو اسطوانہ علی بن ابیطالب رضہ بھی کہتے ہین
اسواسطے کہ اکثر حضرت علی رضہ اسی جگہہ نماز پڑھا کرتے تھے اور
اور راتونکو بھی اسی جگہہ بیٹھکے پاسبانی رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کی کیا کرتے تھے مظہری نے لکھا ہی کہ یہہ ستون اوس
دروازے کے مقابلے ہان ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر سے نکلکے مسجد مین تشریف
لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ہی اسطوانہ محرس کے
پیچھے شمال کی طرف سے یعنے جنوب کیطرف اگر کوئی کھڑا ہو
اور شمال کیطرف منہہ کرے تو وہ استوانہ استوانہ محرس کے
پیچھے معلوم ہو کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قاصدون عرب

سے اور اُون لوگونسے جو اسلام لانیکے واسطے یا شریعت کے
احکام سیکھنے کے واسطے آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوتے
تھے اُسی جگہہ پر آپ تشریف فرما ہوکر اون تشنگان دیدار کو اپنے
جمال جہان آرا سے منور کرکے کلام فیض ترجمانسے سیراب کرتے تھے۔
اسواسطے اُس استوانیکا نام استوانۃ الوفود ہوا اور وفود قاصدون
نکو کہتے ہین ساتوان ستون اُسطوانہ مربعۃ القبر اور اُسکو مقام
جبرئیل ع بھی کہتے ہین اور اِس ستون اور اُسطوانۃ الوفود کے
درمیان ہین ایک ستون ہے کہ حجرہ شریفہ کی جھنجہر سے ملا ہوا ہے
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گہر کا دروازہ اُسی جگہہ پر تھا
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے نکلنے کے وقت
اُسی جگہہ پر کھڑے ہوکر حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ تعالے
عنہم سے مخاطب ہوکر فرماتے تھے السلام علیکم اہل البیت ۞ اِنَّمَا یُرِیْدُ
اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ اللہ چاہتا ہی کہ دور کرے تم سے گندی باتین اس گھر والون
سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور ان دنو نہین آدمی سبب
بند ہو جانے دروازونکے جھنجھرونسے جو اوس دیوار مین تھے کہ گردا
گرد روضہ شریف کے ہی تبرک اس ستون اور اسطوانہ سے بےبہرہ
محروم ہین کیونکہ وہ ستون بیچ ہوگئے اوس دیوار کے اس سبب سے
نزدیک جانا آدمیونکا اور مس کرنا نہین ہوسکتا آٹھوان ستون
اسطوانہ تہجد ہی اور وہ مسجد کی محراب مین لگا ہی اور وہ حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجرے کی پشت پر ہی شمال کیطرف مین
یہ آٹھون ستون سبب زیادتی فضل اور برکت کے خاص ہین
اور مسجد کے ستونونسے والّا تمام مسجد اور تمام ستون افضل اور
متبرک ہین اور روضہ مبارک مین ہر ستون پر نام اوس ستونکا
لکھا ہوا ہی لیکن وہ ستون کہ محراب نبوی کے مقابل مین ہی شمال
کیطرف سے اور اسطوانہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کے

منوب کی طرف اوسپر لکھا ہی اسطوانہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی
اللہ عنہم اور جو ستون اس ستون سے ملا ہوا ہی مغرب کیطرف سے
اوسپر لکھا ہی اسطوانہ سعد بن زید و ابن عباس رضی اللہ عنہم
ان دونو ستونونکا ذکر سید کے تاریخ میں نہیں ہی ۔

تیسری فصل ازواج مطہرات کے حجروں مبارک کے بیان میں

جاننا چاہئے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد بنا کی
اوسوقت آپ کے نکاح میں دو بی بیاں تھیں ایک حضرت سودہ
رضی اور دوسری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما ان دونو کے واسطے
آپنے دو حجرے بھی بنا کئے بعد اوسکے ہر بی بی کیواسطے جو آئیکے بعد ہوئیں
ایک ایک حجرہ آپنے بنا دیا بعد کتنے دنوں کے حارثہ بن نعمان انصاری نے گہ مسجد
نزدیک کے گھر اونکے تھے رفتہ رفتہ سب گھر آپکی نذر کئے اور گھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور کی شاخوں سے بنتے تھے اور اوسکو کملی سے
چھپایا تھا اور دروازے پر بھی کملی کا پردہ پڑا تھا اور مسجد کے پاس

تین طرف یعنے مشرق اور جنوب اور شمال کیطرف گھر تھے اور مغرب کیطرف مسجد کی خالی تھی کوئی گھر نتھا اور بعضے گھر کچی اینٹ سے بھی بنے تھے اور ہر گھر مین ایک حجرہ تھا کھجور کی شاخون سے او سپر کمگل کی ہوئی تھے اور دروازے اکثر گھرون کے مسجد کی طرف تھے اور بلندی چھت ہر گھر کی قد آدم سے ایک ہاتھ او نچی تھی اس سے زیادہ ہرگز او نچی نتھی اور گھر حضرت فاطمہ رضے اللہ تعالے عنہا کا اسی جگھہ پر تھا جہان اب قبر کی صورت بنادی ہی و اللہ اعلم بالصواب

چوتھی فصل تغیر اور زیادتی کے بیان مین

وہ زیادتی جو بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد شریف مین خلفاء راشدین اور امرا اور سلاطین سے واقع ہوئی ہی پہلی زیادتی مسجد شریف مین حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین واقع ہوئی ہی اور حضرت

ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالے عنہ کو فرصت اِس کام کی نہوئی
اِس سبب سے اُنھون نے مسجد شریف مین کچھہ زیادتی کرنیکا ارادہ
کیا با مصلحت اسمین ندیکھی سوائے اِسکے کہ بعضے ستون گر
گئے تھے اُون ستونونکو اسی قسم کی لکڑیسے یعنے کھجور کی لکڑیسے
بنوادیا تھا اور بس اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے جو اشارہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا
اسواسطے سنہ ۱۷ سترہ ہجری مین تین طرف سے مسجد نبویکو
زیادہ کیا یعنے مغرب اور جنوب اور شمال کیطرف سے اور شرق
کیطرف کو نچھیڑا اِس سبب سے کہ اوسطرف حجرے یعنے مکانات
اُمہات المومنین کے تھے اوس زیادتی یہان طول مسجد شریف کا
جنوب سے شمال تک یعنے دکھن سے اوتر تک ایک سو چالیس
گز ہوا اور عرض اُوسکا مغرب سے مشرق تک یعنے پچھم سے
پورب تک ایک سو بیس گز ہوا اور بنا حضرت عمر رضے اللہ

عنہ کی بھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سی تھی یعنے دیوارین
کچی اینٹ کی تھیں اور کھجور کی لکڑیکے ستون تھے اور اوسی
کھجور کی شاخون سے چھت کو پاٹ دیا تھا اور آخر مسجد مین یعنے
شمال کیطرف ایک مکان بنا دیا تھا صُفّہ کیطرح کا یعنے کھلا
ھوا بے دروازیکا مثل دالانکے تاکہ جسکو بات بلند آواز سے
کرنا یا شعر پڑھنا منظور ھو وہان جاکر پڑھے اور مسجد مین
آواز بلند نکرے دوسری زیادتی حضرت امیر المومنین عثمان
رضے اللہ تعالے عنہ کی ہے جو اپنی خلافت مین کی ھے
اور وہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی زیادتی سے بہت زیادہ
ھے بلکہ سرنو مسجد کی بنا ھے اسواسطے کہ اول کی بنا بالکل
گرادی اور دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون پتھر کے نقش
دار بنائے اور اونکو لوھے اور سیسے سے جمایا اور چھت کو ساج
کی لکڑی سے پاٹا اور بعت زیادتی اونکی شمال کیطرف ھوئی

اور جنوب اور مغرب کیطرف تھوڑیسی زیادتی کی اور
مشرق کی طرف امہات المومنین کے حجرونکے سبب سے جیسے
پہلے اجیسا تھا ویسا ہی رہنے دیا اور شروع عمارت عثمانی
کی ربیع الاول کا مہینا تھا سنہ ۲۹ انتیس ہجری میں اور
تمامی اوسکے اول محرم کے سنہ تیس میں ہوئی تو اس حساب
سے سب عمارت دس مہینے میں تمام ہوئی تیسری مرتبہ ولید
بن عبد الملک بن مروان نے مسجد شریف کو نئے سر سے
تعمیر کیا اور اکثر چیزون میں زیادتی کی اور اسکے پہلے عمارت
عثمانی میں کسی نے ہاتھ نہیں لگایا تھا اوسوقت عمر بن عبد
العزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ ولید کیطرف سے مدینہ کے حاکم تھے انکو ولید کا
فرمان اس مضمون کا پہنچا کہ مسجد کو نئے سر سے تعمیر کروا اور
گرداگرد مسجد کے جسکے گھر ہون اونسے واجبی دام دیکر مول
لے لوا اور جو شخص دینے میں انکار کرے اوسکا گھر کھود ڈالوا اور

اوسکی قیمت جو ہو سو اوسکو حوالے کردو اگر وہ نہ لے تو فقیروںکو تقسیم کردو اور ازواج مطہرات کے حجرے سب مسجد میں داخل کردو عمر بن عبد العزیز نے بموجب اوسکے حکم کے عمل کیا اور سب گرا دیے گہر اور امہات المومنین کے حجرے داخل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ولید کی زیادتی مین طول مسجد شریف کا دو سو گز ہوا اور عرض اوسکا ایک سو ستر گز اور خوبی اور تکلف عمارت میں انتہا درجے کو کوشش کی یہان تک کہ چہت اور دیوارین اور ستون سب نقش دار اور مطلا کر دیے اور قیصر روم کو لکہا تہا اوسنے چالیس معمار استاد روم کے اور چالیس قبطے روانہ کئے تہے اور اونکے ساتھ اسی ہزار دینار اور قندیلونکی زنجیرین بہیجین اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ چالیس ہزار مثقال سونا اور قسم قسم کے عمدہ اسباب اور رومانکی نادر چیزین بطور ہدیہ

کے بھیجین اور عمارتکا کام سب اوسی کاریگرون نے کیا اور
اِس قسم کی محراب جیسی اِس زمانے مین مروج ہوگئی
ہی اول اوسیکے وقت مین بنی قبل اوسکے اوسکا رواج
نتہا اور نقل کرتے ہین کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بحقر کھیچتا تھا اوسکی مزدوری کے سوائے تیس
درم انعام کے طور پر اوسے ملتے تھے شروع اِس عمارت
کی ۸۸ اٹھاسی مین ہوئی اور تمامی اوسکی ۹۱ اکانوے مین
تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئے اور اِس عمارت مین
چاروں کونون پر مسجد کے چار منارے بنائے اور جب
سلیمان بن عبدالملک جو بھائی ولید کا تھا حج کے واسطے
آیا تو اوسنے وہ منارہ جو باب السلام کے قریب تھا کھود
ڈالا اِس سبب سے کہ اوسکا سایہ مروان کے گھر مین پڑتا
تھا یعنے اوسکے گھر مین اُترا تھا اور سمہودی نے جو تاریخ مدینہ منورہ

کی لکھی ہی تو اونکے کلام سے ایسا بوجھا جاتا ہی کہ آگے اسکے منارہ بنانیکی رسم نتھی واللہ اعلم اور اسیکے وقت مین نماز جنازیکی مسجد نبوی مین پڑہنے سے منع کیا گیا تھا چوتھی مرتبے ایک بادشاہ خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا سنہ ۱۶۱ ایک سو ایکسٹھہ مین مسجد کی ایک طرف یعنے شمال کیطرف مین دس ستونونکو زیادہ کر دیا تھا اور اونکو اوسی طرح نقش دار اور منقش کیا جیسا کہ ولید کے وقت مین ہوا تھا بعد اوسکے کسینے مسجد کو نہین بڑہایا اور بعضون نے لکہا ہی کہ سنہ ۲۰۲ دوسو دو مین مامون رشید نے کچہہ زیادتی کی تھی واللہ اعلم بالصواب

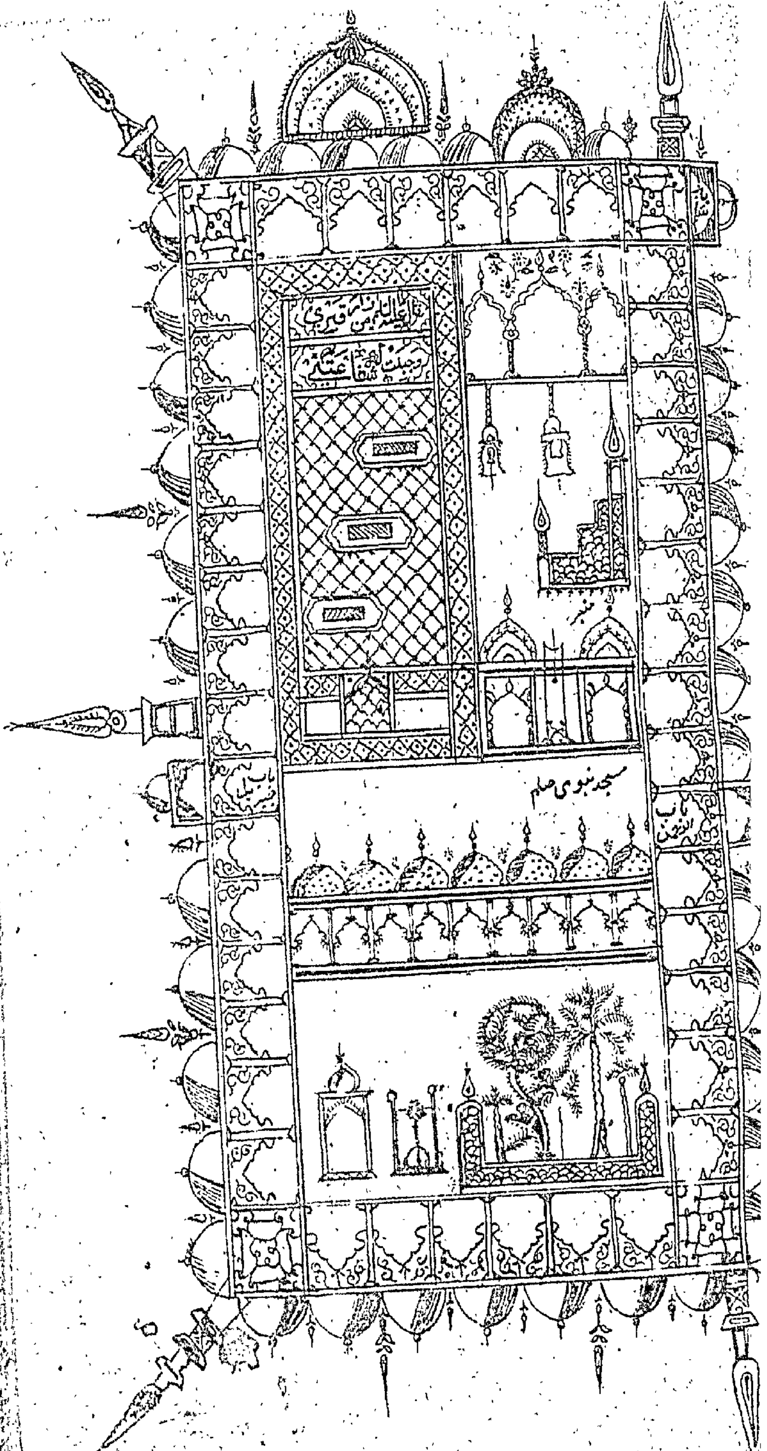
پانچوین فصل حجرہ شریف کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ وہ حجرہ شریفہ جسمین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونو یار باوقار یعنے حضرت ابو بکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق رضے اللہ تعالی عنہما دفن ہین وہ
گھر حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ عنہا کا تھا اور کھجور کی
شاخونسے چھایا تھا جیسے اور آپکی و بیبیونکے گھر تھے تب بعد جب صلعم الینے
انحضرت صلعم اسی حجرے مین دفن ہوئے تب بھی وہ حجرہ اوسیطرح رہا جیسے
اور حضرت عایشہ رضے اللہ عنہا وہان رہا کین اور کوئی پردہ
آپ مین اور قبر شریف کے درمیان نتھا لیکن آخر مین بسبب آمد
ورفت آدمیونکے زیارت قبر شریف کے واسطے ایک دیوار
درمیان مین اوٹھادی اور اوس دیوار مین ایک دروازہ
رکھا اوس دروازے سے گاہی گاہی قبر شریف پر
تشریف لیجاتی تھین اور جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وہان دفن نہین ہوئے تھے تب تک آپ جسطرح جیسے گھر
مین ہوتی تھین اوسیطرح قبر تک چلی جاتی تھین اس
سببسے کہ وہان سوائے آپ کے زوج اور باپ کے

کوئی دوسرا نتھا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان دفن
ہوئے تب سے بے ستر کامل وہان نہین جاتی تھین اور جب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بنایا تھا تب اوس حجرہ
شریفہ کو کچی اینٹ سے بنا دیا تھا اور ولید کے وقت تک
وہ حجرہ اوسی طرح پر رہا پھر ولید نے جب مسجد نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی تب حجرہ شریفہ کو بھی گرا کر نیئے
سر سے نقش دار پتھرون سے بنایا اور اونکے گرد ایک اور
دیوار چار دیواری کے طور پر بنائی اور ان دونوں یعنے
حجرہ مین اور اس چار دیواری مین دروازہ نہین رکھا اور
بعضون نے کہا ہی کہ شام کیطرف دروازہ تھا مگر بند
تھا لیکن یہ روایت صحیح نہین ہی وہی پہلے روایت صحیح
ہی اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے
عمر بن عبد العزیز سے کہا کہ حجرہ شریفہ کو جسطرح ہے اسی

طرح رہنے دو اور اگر چاہو تو اسکے گرد عمارت بنا دو عمر
بن عبدالعزیز نے جواب دیا کہ حکم امیر المومنین یعنے ولید کا اسی
طرح پر آیا ہی اور مجکو اوسکی فرمان برداری ضرور ہی اور
محمد بن عبدالعزیز سے روایت ہی کہ حجرہ شریفیہ کے کھودنے
کے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تھا بعد تحقیق کے معلوم ہوا
کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہی کہ مکان کی تنگی
کے سبب سے دیوار کی نیو مین آگیا تھا اسواسطے کہ دول صحیح قرد نکے
ہونے مین اوس حجرہ شریفہ کے اندر یہی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سینہ مبارک کے مقابلہ مین سر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعا عنہ کا
ہی اور حضرت صدیق کے سینے کے مقابل مین سر حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کا ہی اسکی صورت اس نقشے مین ظاہر ہی پھر اگر اسطرح
پاؤن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حجرہ کی دیوار کی جڑ مین ہو تو یہ کچھہ
تعجب نہین ہی واللہ اعلم بالصواب



من زار قبري
وجبت له شفاعتي
منبر
مسجد نبوی صلعم
باب الرحمن

اور بعد بنا سیئے ولید کے کہ عمر بن عبد العزیز کی معرفت ہوئی
اوس حجرہ متبرکہ کے اندر کا جانا موقوف ہوا لیکن بعضون نے
لکھا ہی کہ ۵۴۸ھ پانچ سو اڑتالیس ہجری مین ایک آواز
اوس حجرہ شریفہ کے اندر ہوئی تھی گویا کچھ اوپر سے گرا ہی
تو ایک شخص بزرگ کو مشایخ صوفیہ سے کہ تقوے اور طہارت
مجاہدے اور ریاضت مین موصوف اور مشہور تھے ؛
انھون نے کتنے دن روزے رکھے اور واسطے حاصل کرنے
نہایت پاکیزگی کے ترک طعام کیا تھا اونکو رسیون مین باندھ
کے اوس تابدان سے کہ چھت کے ایک طرف کونے مین تھا
نیچے اوتارا تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اوسکو وہان سے
اوٹھا کے اوس مکان مقدس و مطہر کی جاروب کشی
اپنے داڑھی سے کر کے شرف دارین اور افتخار کونین کو
حاصل کیا اور اسیطرح اوسی دنون مین واسطے کسی کام کے

شاید اوس مکان متبرک کی صفائی کیواسطے متولی*
عمارت نے ایک آغا کو اغوات میں سے ساتھ لیکر روضۂ شریف
مین اوترے اور اوس زمین عنبر شمیم کو صاف کیا تھا اور
سنہ پانچ سو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ
اوسکی خوبیان سخاوت اور سلوک کی مدینہ منورہ مین
مشہور ہین ایک کٹہرہ جھنجھری دار صندل کی لکڑیکا گرد حجرہ
شریف کے بنادیا اور وہ خود جوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مین مشرق کیطرف قریب باب جبرئیل علیہ السلام کے
اپنی رباط کے مغرب کیطرف کہ اب رباط عجمی کرکے مشہور ہے
مدفون ہی اور اونہی دنون مین ابو الھیجا نام ایک شریف کا
مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا ایک چادر سفید دیبا سے
مصری اور ریشم سرخ سے سورہ یٰس کڑھوا کے حجرہ شریف
پر ڈالنے کیواسطے بھیجی تھی بعد اجازت خلیفہ وقت کے

مستضی باللہ انکا نام تھا اُس چادر کو حجرہ منبر کہ پر ڈالا اُسکے بعد
رسم ہوگئے کہ جو بادشاہ ہوتا تھا تخت پر بیٹھتے ہوئے غلاف
واسطے حجرہ شریفہ کے روانہ کرتا تھا چنانچہ اتبک روم کے
بادشاہون مین یہ رسم جاری ہی اور سنہ ۶۷۸ چھہ سو اٹھتر ہجری مین
قلاوون صالحی کے عہد مین سبز قبہ یعنے گنبد مسجد کی چھت سے
اونچا جسطرح اب موجود ہی حجرہ شریفہ کے اوپر بنایا گیا بعد
اُسکے بنا کیا مسجد شریف کو ملک قایتبائی نے کہ مصر کے بادشا
ہون سے تھا اور سنہ ۸۰۸ اٹھ سو اٹھ مین شروع اسکی سلطنت
کا ہی یعنے اُس سنہ مین اوسکو بادشاہت ملی ہی اور وہ
دل و جان سے خادم حرمین الشریفین کا تھا خیرات اور صدقات
اوسکی جو حرمین شریفین مین لئے ہین مشہور اور
معروف ہین جیسا کہ بنائے رباطون کی اور ہر ایک کا روزینہ
اور ماہینہ اور سالیانہ اوسیکے وقت سے جاری ہی اور اُسنے

تمام بادشاہون زمانیکے سبسے ساتھ ادا کرنیکے مناسک حج
اور زیارت کے سعادت دارین کی حاصل کی تھی یعنے پہلے
بادشاہون کو بسبب کثرت جہاد اور انتظام ملک کے فرصت استقدر
نہی کران کاموں سے مشرف ہون اور اسیکی بناب تک موجود
ہے اور سلطنت اوسکے روم کے بادشاہونکے ہاتھ سے
خراب ہوئی بعد اوسکے سلطان سلیمان خان رومی نے دسوین
سیکڑے ہجری مین روضۂ شریفہ کے اندر سنگ رخام سے
فرش کروایا کہ اب تک موجود ہے اور دوسری سامان
جیسے دیوار روضہ شریف کی کہ جسمین جالی ہے اور
بنا مسجد شریف کی کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان
کی ہین واللہ اعلم بالصواب

چھٹی فصل مین دو قصے بیان بطور معجزات حالی کے

پہلا قصہ دو شخص مغربی کے سرنگ کھودنے کے بیان مین

حضرت کی قبر شریف کی طرف اور دوسرا قصہ ملحد و نیکے زمین
دہس جانیکے بیان مین بسبب بےادبی کے اصحاب کبار
کی جناب مین جانا چاہئے کہ جملہ عجائبات سے کہ حقیقت مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین داخل ہی حال
سرنگ کا ہی کہ سنہ پانچ سو پچاس ہجری مین واقع ہوا
تفصیل اوسکی یہ ہی کہ سلطان نور الدین شہید محمود بن
زنگی کہ جسکا وزیر جمال الدین تھا ایک رات کو تین مرتبے
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ دو شخصو نکے
طرف جو وہان ہین اشارہ کرکے فرماتے ہین کہ جلد
مجھکو انکے شر سے بچاؤ پادشاہ مذکور بمجرد دیکھنے اس خواب کے
گھبرا کے اوٹھا اور اپنی عقل سے دریافت کیا کہ شاید کوئی
امر عجیب مدینہ منورہ مین واقع ہوا ہی یہ سوچ کے اوسی
وقت تیاری کوچ کی کی اور اوسی شب کو پچھلے پہر بعد شنید

سوپس خواص اپنی مجلس کے اور بہت زر نقد اپنے ساتھ
لیکر سانڈنیو نپر سوار ہو کر طرف مدینہ منورہ کیے روانہ ہوا اور
تمام سے سولہ دنمیں مدینہ منورہ کو آپہنچا اور آتے ہی حکم کیا کہ
جتنے یہاں کے رہنے والے ہین خاص و عام سبکو ہمارے پاس
لاؤ اور سب کو انعام اور بخشش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ تمام
اہل مدینہ کو انعام اور اکرام سے خوشدل کر دیا لیکن ان دونو
شخصونکو جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا
دیکھا تب پھر حکم کیا کہ دیکھو تو اس شہر میں کوئی ایسا شخص باقی
ہے جو ہم تک نہیں آیا بعد تلاش اور جستجو کے معلوم ہوا کہ دو شخص
مغربی ہین کہ سوائے تلاوت قرآن کے اور عبادت ایزد منان کے دوسری
طرف متوجہ نہیں ہوتے لہذا اہل مدینہ کی خدمت کیا کرتے نہیں
اور اپنے مکان سے نہیں اوٹھتے ہین بادشاہ نے حکم
کیا کہ جلد اونکو ہمارے پاس لاؤ پس اسی وقت انکو حاضر

کیا بجز انکے دیکھنے کے پہچانا کہ یہے وہی دونو ملعون ہیں
جنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر پوچھا
کہ انکا مکان رہنے کا کہان ہی معلوم ہوا کہ اوس رباط میں
جو حجرہ شریفہ کے قریب ہی اور اب وہ مکان حجرے سے
قبلہ کے جانب واقع ہی خراب پڑا ہوا ہی اور مسجد کی
دیوار میں اوسطرف ایک دروازہ رکھا ہی اور اوسمیں
جھنجھری لگادی ہی پس بادشاہ نے اون دونو کو وہاں
چھوڑا اور آپ خود اوس مکان کو گیا دیکھا کہ ایک مصحف اور
کئی کتابیں متضمن وعظ اور نصیحت کی طاق پر رکھی ہیں اور
ایک کونے میں بہت سا زر نقد ڈھیر لگا ہی کہ مدینہ منورہ کے
فقیروں پر تقسیم کیا کرتے تھے اور اونکے رہنے کی جگہہ پر ایک بوریا
بچھا تھا بادشاہ نے اوس بوریے کو اپنے ہاتھہ سے اوٹھایا
اوسکے نیچے ایک سوراخ دیکھا سرنگ کے طور کا کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کی طرف کھودا تھا کہ قریب قبر
شریف کے پہنچا تھا اور ایک کنوان اوس مکان کے
نزدیک بین تھا کہ اوس نقب سے مٹی نکال کے اوس کنوئیں
مین ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ
دو چھولیان چمڑے کی تھین انمین مٹی بھر کے رات کو بقیع
کے میدان مین پھینک آتے تھے یہہ حال دیکھ کے بادشاہ کا
حال متغیر ہوا اور رقت غالب ہوئی بہت رویا اور اون
دونونکو بہت تہدید اور تعذیب کر کے حقیقت حال اونکا
پوچھا بعد بڑی جد و کد کے معلوم ہوا کہ یہ دونون نصرانی
تھے نصارا نے بہت سامان انکے ساتھ کر کے مغرب کے
حاجیون کے بھیس مین روانہ کیا تھا کہ کسی حیلے سے حجرہ
شریفہ تک پہنچ کے سید کائنات کے جسد مبارک سے
ساتھ بے ادبی کرین لکھتے ہیں کہ رات کو نقب کھودا کرتے

بحر الم

تھے جس راتکو نقب قریب قبر شریف کے پھنچے تھی اوس
رات کو ابر اور باران اور کڑک اور بجلی اور بھونچال سخت
ظاھر ھوا تھا اور حق تعالے کی قدرت سے اوسی رات کی فجر کو
بادشاہ مدینہ مین آیا یعنی حاصل کلام کا یہ ھی کہ بادشاہ نے
اون دونو بدبختو نکو حجرہ شریفہ کے دروازیکے قریب قتل
کیا اور تھوڑا دن رھی اونکی لاشو نکو جلوا دیا اور گرد حجرہ
شریفہ کے خندق اتنی گہری کھودوائی کہ پانی نکل آیا پھر
اسکو اوپر تک اونٹائے سیسے سے بھر دیا تاکہ پھر کوئی شخص
ایسی بے ادبی نکر سکے اور دوسرا قصہ کہ اول سے بھی عجیب
تر ہی اور ہوش ربا ہی زمین مین دھنس جانا ملحد
ونکا ہی بیان اوسکا یہ ھی کہ محب الدین طبری نے
کتاب ریاض نضرۃ مین نقل کیا ہی کہ چند رافضی شہر
حلب کے باشندے امیر مدینہ منورہ کے پاس آئے اور بھت

ساماں اور چیزین نادر اور عمدہ لبطریق ہدیہ کیے دیکر در
خواست کی کہ حجرہ شریفہ کا دروازہ ہمارے واسطے کھلنے کا حکم
ہو وے تاکہ ہم لاشین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالےٰ عنہما کی کھود کر مدینہ سے لیجاوین امیر مذکور کہ اسی
مذہب بد کیطرف میلان رکھتا تھا اور محبت دنیا کی بہ
علاوہ اسکے بلا تامل اپنے دین کو دنیا کے عوض مین بیچا
یعنے اس امر شنیع کی اجازت دی اور بواب مسجد نبوی
وکلید بردار روضۂ شریفہ کو بلا کے حکم دیا کہ شب کو جسوقت
یہ لوگ وہان اوین تو دروازہ بلا تامل کھول دینا اور
جو یہ وہان کرین انکو منع نکرنا حاصل کلام کا جب بعد نماز عشا
کے یہ لوگ وہان گئے اور دروازہ کو کھٹ کھٹایا تو بواب نے
بموجب حکم امیر مدینہ کے دروازہ مسجد کا یعنے باب السلام
کو کھولا دیکھتا کیا ہے کہ چالیس آدمی کیسکے ہاتھ مین

پھاوڑا اور کسیکے ہاتھہ مین کو داری اور کسیکے ہاتھہ
مین زنبیل اور کسیکے ہاتھہ مین شمع الغرض سب کھودنے کا
اسامان لئے ہوئے اندر مسجد کے گئے اور حجرہ شریفہ کیطرف
چلے بوّاب نقل کرتا ہی کہ مین یہ حال دیکھکے ایک کونے
مین بیٹھہ گیا اور رونا شروع کیا کہ یا الہی بیعہ کیا بلا نازل ہونے
والی ہی اور کیا فتنہ برپا ہونے والا ہی سبحان اللہ کہ وہ
لوگ قریب منبر شریف کے نہین پہنچنے پائے تھے نزدیک
اوس ستون کے جو محراب عثمانی کے قریب ہی اون سبکو
زمین نے نگلنا شروع کیا یہان تک کہ مع سامان اور
اسباب سب کے سب زمین مین دھنس گئے بواب کہتا ہی
کہ مین یہ ماجرا عجیب دیکھہ رہا تھا کہ امیر کا آدمی انکے حال کے
دریافت کرنیکے واسطے پہنچا کہ اونکا مطلب حاصل ہوا یا
نہین مینے جو کچھہ دیکھا تھا امیر سے جا کر کہا کہ اونکا یہ حال ہوا

اپر کوئی تین نمو اخود اکر دیکھا کہ دھنیے کا نشان ملکہ
بعضا کہیں اونکا ہنوز باقی تھا اوس حال کو دیکھکر شرمندہ ہو



رفض کی ادنے یہ حرکت ہی و خبث باطن انکا یہ حد سے زیادہ ہے

اب تھوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی بیان ہوتی
ہین ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؛
صَلوٰۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلوٰۃٍ
فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَہُ
الْبُخَارِیْ ؛ بخاری مین روایت ہی کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد مین بہتر
ہی ہزار نماز سے دوسری مسجدون کی مگر مسجد حرام مین
یعنے مکہ کی مسجد مین اس سے زیادہ فضیلت ہی اور دوسری
حدیث مین آیا ہی کہ اَلصَّلوٰۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ

اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَالصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِیْ بِاَلْفِ صَلٰوۃٍ
وَالصَّلٰوۃُ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ

یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نماز پڑھنا
مسجد حرام مین برابر ہی لاکھہ نماز کے اور ایک نماز پڑھنا
میری مسجد مین برابر ہزار نماز کے ہی اور ایک نماز پڑھنا
بیت المقدس مین برابر پانچ سو نماز کے ہی اور مسجدون کی
نسبت سے اور یہی حال ہی سب نیکیونکا یعنے جو نیکی وہان
کرے اسکا ثواب بھی اسیقدر ہی اور جگہون مین نیکی کرنے
سے اور مکہ معظمہ کے مقبرے کے حق مین یعنے جنۃ المعلے کے حقمین آپ
نے فرمایا ہی کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھین
گے جنکا چہرہ مثل چودہوین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا
اور ہر ایک انمین سے ستر ستر ہزار آدمیونکی بخشش کرائیگا
قیامت کو اور مدینے منورہ کے مقبرے کے حقمین یعنے جنت

البقیع کے حقمین آپ نے فرمایا ہے کہ جسکو مرنا ہے وہ مرے
مدینہ مین کہ مین اسکا شفیع ہونگا قیامت کو حاصل کلام
نکایہ ہے کہ فضایل اور بزرگیان حرمین شریفین کی بہت
ہین اس مختصر مین بیان نہین ہوسکتی ہین الٰہی ہمکو اور
ہمارے سب بھائیون مسلمانونکو حج اور زیارت اور
وہانکی موت نصیب کر اور شفاعت رسول مقبول مین ہم
سبکو داخل کر دے ہین سایے کے مترجم اور اسکے سب خویش و
اقرباکو اور اس رسالے کے پڑھنے والے اور لکھنے والےکو اور
سب مرد مسلمان اور عورتونکو بحرمت مسجد الحرام اور سید
الانام اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے اپنی رضا
مندی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کیجے ہر ایک مصیبت دنیا اور
حشر سے اپنی پناہ نصیب فرما آمین آمین آمین یارب العالمین

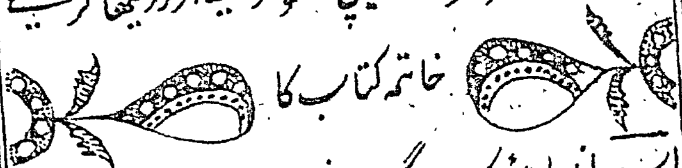
خاتمہ الطبع

سرادران

برادران دیندار اور مومنان اخوت شعار تیخدمت مین عرض ہی کہ یہ مختصر مسمے ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً بڑے بڑے علماؤنکی کتابونسے علے الخصوص مناسک مولانا مخدوم ہاشم سندی کہ مسمے بحیات القلوب فی زیارت المحبوب اور جذب القلوب الے دیار المحبوب تصنیف کی ہوئی مولینا عبد الحق دھلوی کی حقیقت مین اصل ماخذ اس مختصر کا یہی دو کتابین ہین اور سوائے اسکے اور علماء متقدمین اور متاخرین کی تحقیقات سے جیسے ٭ علامہ ازرقی ٭ اور علامہ فاسی ٭ اور علامہ قطب الدین مکی ٭ اور علامہ عبد اللہ ابن سالم بصری اور علامہ علان بکری ٭ اور علامہ حسن شرقی شرنبلالی ٭ اور علامہ محمد بن احمد بن مصطفے زنجبیلی ٭ اور علامہ ابن حجر مکی حنفی اور علامہ قہستانی ٭ اور ملا علی قاری ٭ اور شیخ الاسلام الامام

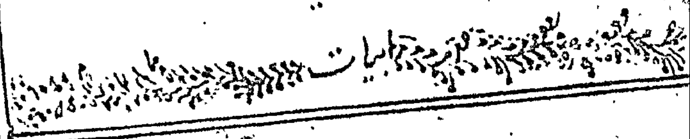
اور ملا رحمت اللہ سندی اور قاضی عزیز الدین ابن جماعہ
اور محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس فقیر ناقص
تدبیر غلام حسین لکھنوی نے ہندی زبان میں مرتب کیا
پھر بمقتضائے خواہش چند برادران دینی کے ۱۲۶۱ سنہ بارہ سو
ایک ہجریہ مقدسہ اور مہینا جمادی الثانیہ تاریخ اکیسویں میں
اس محبوب قلوب مومنین باتقین کو معمورہ بمبئی میں
لباس طبع کا پہنایا اور بکمال تصحیح سے مولانا مولوی عنایت
اللہ صاحب کی مولوی ابراہیم صاحب کے چھاپے خانے میں
چھپوایا اور واسطے تسکین دل عشاقان مہجوران کے نقشے
حرمین شریفین کے بھی داخل کئے تا کہ مشتاقان جمال آستانہ
محبوب حقیقی کے اس نقشے کو نقش دل کرکے اس راہ مستقیم کے
نقش پا ہو جاویں اور جو لوگ بیچارے کسی عذر سے معذور
ہیں یا طاقت پانچیں رکھتے تو وہ اسی نقشے سے اپنے دل

پے تاب کو تاب دیتے رہیں اور اس شعر کے مضمون پر اکتفا کرتے رہیں ٭ خواہش دیدار جسکو ہووے ایک تصویر یار ٭ وہ بہر صورت کھنچا منگواوے اور دیکھا کرے



خاتمہ کتاب کا

اب جانا چاہئے کہ اس جگہ چند اشعار مولانا حافظ شجاع الدین صاحب کے کشف الخلاصہ کے تبرکاً و تعظیماً سمجھکر اور اس رسالے کے مناسب حال اور ہر مسلمان بھائی کے مناجات کرنے کے واسطے اور اس فقیر مترجم کے طلب دعا کے واسطے نہایت بہتر جان کر لکھے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والوں کو اور پڑھنے والوں کو اس دعا کی برکت سے فائدہ ہوا ور تین شعر اسمیں سے بسبب بدلنے خبر اس رسالے کے تبدیل ہوئے ہیں اور باقی اشعار سب قدیم ویسے ہی ہیں



اس رسالے کی زبان تھی فارسی | صاف اور پاکیزہ جیسی آرسی
اختصار اوسکا بیان کوئی کیا کرے | جیسا کوئی دریا کو کوزے بیچ بھرے
تھا مصنف اسکا کوئی عالی مقام | نام اپنا نہیں لکھا وہ نیکنام
مختصر اسنے بیان ایسا کیا | فیض اسکا ہر کہیں جاری ہوا
یا الہی اسکے تئیں مغفور کر | سعی اس مغفور کی مشکور کر
قبر اسکی نور سے معمور کر | روح و ریحان سے اسی مسرور کر
اور جو اسکا ترجمہ ہندی کیا | بندۂ مسکین تیری درگاہ کا
حال پر اسکے کرم کر اے کریم | یا خفی اللطف ذو الفضل العظیم
تجھ نہ تھا تو نے اسے بخشا وجود | تجھ سوا بجز کون اسکا اے ودود
اسکے عصیان کیہہ رحمت کر نگاہ | بخش اسکے سب گناہ اے پادشاہ
اسکو دریائے محبت ماہن ڈبو | تجھ سوائے سب نقش اسکے دل سے دھو
وقت مرنے کے لب رت اسکو آئیے | تجھ سے راضی ہے تیرا مالک خدائے
جب کرادوین قبر ماہن منکر نکیر | کر او سے تلقین اے تو ہر قدیر

تب

غلط نامہ نسخہ ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین الشریفین کا !

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣	٣	کہستانی	قہستانی	٦٥	١	چھپتی	تپتی
١٥	١٣	کم سرقی	کم کرتی	ایضاً	١٣	جرقت	جسوقت
٢٨	٨	دلول	طول	٦٦	٣	سالوان	ساتون
٢٩	١٠	خزاعہ	خُزاعہ	٦٧	١٠	لحد حرم	کہ بعد حرم
٣٢	١٣	شمال کیطرو	شمال کیطرف	ایضاً	١٢	واحل بحب	داخل بحب
٣٤	٥	من زمانے	ابن زمانے	٧٥	١٢	کھنے	کھنے بابن
٤١	١٣	چھت	جہت	٧٦	١٠	عمار	عمارت
٤٣	١٢	پیشتر	بیشتر	٨٢	١	بنایا	بنایا
٤٥	١٣	اور مایا	اوبریا یا	٨٣	١	لہ	کہ
٤٧	١٢	روسے	روم سے	٨٧	١	سے	سبب سے
٥١	١٤	رن	رکن	١٠٥	١	ابجرد	بمجرد
٦٤	٧	سانت	ساتھ	١٠٧	١٤	ابا پہنچا	آ پہنچا

جب قیامت میں امتی وہ بیوفا
ہوں شفیع انبیا محمد مصطفیٰ

یا الٰہی ان پر نازل کر درود
جب تلک ہستی کا ہے بود و نمود

آل و اہل و بیت و اصحاب اجمعین
تابعین اور بعد تبع التابعین

بعد ازاں سب مومنات و مومنین

استجب مولائے رب العالمین

یہ شجاع الدین حافظ کا کلام

تم سنو سب اس خلاصہ کو تمام

تمام ہوا

